REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

REGD. No. P. 67.

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد ـــــ ۲۱
ایڈیٹر :-
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر :-
خورشید احمد انور

شمارہ ـــــ ۳۲
شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

ہفت روزہ بدر قادیان

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۲۹ جمادی الاخری ۱۳۹۲ ھ ۱۰ ظہور ۱۳۵۱ ہش ۱۰ اگست ۱۹۷۲ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۸ ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق لندن کی معرفت آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ! الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ چند دن ربوہ تشریف فرما رہنے کے بعد پھر ایبٹ آباد تشریف لے گئے ہیں۔ احباب التزام کے ساتھ اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی۔ درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۸ ظہور (اگست) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال تربیتی دورہ پر ہیں اور اُمید ہے کہ مورخہ ۱۲ اگست تک واپس قادیان تشریف لے آئیں گے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر رہے آمین۔

★ــــ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ قادیان اور اس کے مضافات میں بارش نہ ہونے کے سبب تا حال خشک سالی کا غلبہ ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے آمین۔

نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں تبلیغِ اسلام

دو صد سے زائد نئی بیعتیں، کاآبا میں احمدیہ کلینک کا افتتاح، گساؤ سکول کی مستقل عمارت کا سنگِ بنیاد، نئی مساجد کی تعمیر کا پروگرام، ریڈیو پر تین خطباتِ جمعہ نشر ہوئے۔

(مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔ اے۔ انچارج مبلغ نائیجیریا)

اِستقبال و الوداع

خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار ۷ مارچ کو لیگوس (نائیجیریا) میں وارد ہوا۔ ایرپورٹ پر سابق امیر مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مع احباب جماعت استقبال کے لئے موجود تھے۔ ریڈیو ٹی۔ وی۔ اور اخبارات کے نمائندے بھی آئے ہوئے تھے۔

ایرپورٹ پر ہی ایک پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں نمائندگان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ اُسی روز ریڈیو اور ٹی۔ وی۔ سے خاکسار کی آمد کی خبر نشر ہوئی اور اخبارات میں پریس کانفرنس کی روئداد مع فوٹو شائع ہوئی۔

۱۹ اپریل کو مکرم انوری صاحب کی واپسی اور خاکسار کی آمد پر جماعت کی طرف سے نہایت وسیع پیمانے پر راؤنڈل ہال میں ایک الوداع اور استقبال کی تقریب کا انتظام ہوا۔ جس میں مقامی احباب کے علاوہ قریبی جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور انتظامیہ کمیٹی کے ارکان بھی شامل ہوئے ... کے علاوہ خاکسار کو خوش آمدید کہنے کے لئے لیگوس مشن، کانو، اوچی، منّا، شموتو اور دیگر متعدد جماعتوں کی طرف سے استقبالیہ تقریبات کا انتظام ہوا۔ اور احباب نے ہر موقع پر خلافت سے وابستگی اور امیر کی اطاعت کے پُرخلوص جذبات کا اظہار کیا۔

مجلسِ شوریٰ

۲۲، ۲۳ اپریل کو جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا کی ۲۳ ویں مجلس شوریٰ لیگوس کی مرکزی مسجد میں منعقد ہوئی اس میں دور و نزدیک کی ۳۲ جماعتوں کے ۱۴۳ نمائندگان کے علاوہ معقول تعداد میں زائرین نے شمولیت اختیار فرمائی۔ شوریٰ میں جماعتی مفاد کے نقطۂ نظر سے متعدد اہم فیصلے کئے گئے۔ اور نصرت جہاں سکیم کو تفصیل سے نمائندگان کے سامنے پیش کیا گیا۔

مبلّغین کا اجلاس

شوریٰ کے بعد لوکل و مرکزی مبلّغین کی ایک میٹنگ بلائی گئی۔ جس میں اُن کو اصلاح وارشاد کے کام کو منظم طور پر جاری رکھنے کے لئے ضروری ہدایات دی گئیں۔ نیز نصرت جہاں فنڈ کے اکٹھا کرنے کے لئے خصوصی طور پر حلقہ کی تمام جماعتوں کا دورہ کرنے کے لئے تحریک کی گئی۔ نیز نائیجیریا کی بارہ الگ ریاستوں میں سے ہر ریاست میں مبلغ کا ہونا ضروری ہے اس لحاظ سے اکثر مبلّغین کا از سرِ نو تقرر کیا گیا۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ مبلّغین نے طوعی طور پر ہر اسٹیٹ میں جانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ دو مبلّغین کو ایسٹرن ریاستوں میں بھیجا گیا ہے جہاں نئی جماعتیں بڑی سرعت سے قائم ہو رہی ہیں۔

بیعتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں تقریباً ۲۲۵ نئے افراد جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔

خصوصی تقریبات

اس عرصہ میں نائیجیریا کی مجلسِ انتظامیہ کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ نائیجیریا مشن کے ۵۰ سالہ قیام پر بعض خصوصی تقریبات منعقد کی جائیں جن میں سالانہ کانفرنس کا بڑے پیمانہ پر انعقاد اور قرآن مجید کی اشاعت کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے شائع کردہ قرآن مجید کے دو نئے ایڈیشنوں کی دس ہزار کی تعداد میں تقسیم اور تراجم قرآن مجید کی نمائش اور یوروبا زبان میں قرآن مجید کی اشاعت وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ لیگوس سنٹرل مسجد کی از سرِ نو تعمیر کے لئے سنگِ بنیاد کی تقریب اور اس کی تعمیر اور ٹروتھ کا خاص نمبر بصورت سوونیئر شائع کرنے کا پروگرام شامل ہے چنانچہ اس پروگرام کے مطابق ابتدائی کام شروع کر دیا گیا ہے۔

نصرت جہاں سکیم

افریقہ میں نصرت جہاں فنڈ اکٹھا کرنے کے لئے خاص طور پر کوشش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس عرصہ میں ۳۰۵۰ پونڈ جمع ہوئے اور تقریباً ۵۰۰ پونڈ کے نئے وعدے حاصل کئے گئے۔ اس سلسلہ میں ایک سرکلر بھی تمام جماعتوں کو بھجوایا گیا۔ لیب نارورڈ کمیٹی کا ایک اجلاس طلب کیا گیا اور نئے سکولوں و ... سنٹرز کے قیام کے لئے تین مقامات پر خاص طور پر کوشش کی جا رہی ہے۔

کاآبا میں کلینک کا قیام

اس عرصہ میں کوارا سٹیٹ کے ایک اہم شہر کاآبا میں احمدیہ کلینک کا باقاعدہ اجراء عمل میں آیا۔ اس کلینک کے انچارج مکرم جناب ڈاکٹر عزیز احمد صاحب چوہدری ہیں۔ ۱۹ مئی کو اس کلینک نے باقاعدہ اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ (باقی آئندہ)

جلسہ سالانہ قادیان

بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۵۱ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۷۲ء منعقد ہوگا

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے اکیاسی ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کی تاریخیں ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۵۱ ہجری شمسی مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۷۲ء رکھی گئی ہیں۔ جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اور مبلغین سے درخواست ہے کہ احباب کو جلسہ سالانہ قادیان کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے تاکہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر : صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۰ ظہور ۱۳۵۱ ہش

قوم کے لوگو اِدھر آؤ کہ نکلا آفتاب

گزشتہ اداریہ میں ہم نے لکھا تھا کہ موجودہ زمانہ میں اِسلام کے صحیح خدوخال اور اس کا اصلی چہرہ دُنیا کے سامنے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے پیش فرمایا۔ حضورؑ نے اسلام کی حقیقت کو جس رنگ میں دنیا کے سامنے رکھا اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضورؑ کی ہی ایک تحریر قارئین کی خدمت میں پیش کی گئی تھی۔

ہم نے یہ بھی بتایا تھا کہ اِسلام کی اشاعت کے اہم کام کی بنیاد بھی حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ رکھ دی ہوئی ہے۔ اور آئندہ اشاعتِ اسلام اور اس کا غلبہ اسی جماعت کے ذریعہ مقدّر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اسلام کی اشاعت کے سلسلہ میں جو اُمور بتائے ان میں چند بنیادی باتیں یہ ہیں :-

اوّلؔ :- مسلمانوں کو اپنے کردار میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ انہیں ظاہری و باطنی طور پر خدا کے لئے وقف ہو کر اسلام کے ارشادات واحکامات پر عمل کرنا چاہیئے۔

دوئمؔ :- موجودہ زمانہ مسلمانوں کے لئے جہاد بالقلم کا زمانہ ہے۔ جس کی طرف مسلمانوں کو خصوصی توجّہ دینے کی ضرورت ہے۔

سوئمؔ :- مسلمانوں کے مختلف فرقوں کو اپنے فقہی اختلافات رکھتے ہوئے بھی باہمی اتحاد و صلح سے کام لینا چاہیئے۔

چہارمؔ :- جدید فلسفہ اور سائنس سے مسلمانوں کو ہرگز خائف ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ اِسلام کے پاس دلائلِ عقلی کا بھی ایک ایسا اسلحہ خانہ ہے کہ وہ جدید سے جدید اور بڑے سے بڑے فلسفیانہ خیالات کا بھی مقابلہ کر سکتا ہے۔

پنجمؔ :- جملہ غیر مسلم اقوام میں اسلام کی پُرحکمت اور پُر امن تعلیم کو پیش کر کے اشاعتِ اسلام کے میدان کو وسیع کر دینا چاہیئے۔

آپؑ نے مسلمانوں کو یقین دلایا کہ مایوس ہونے کی قطعی ضرورت نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ :-

"سچائی کی فتح ہو گی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئیگا۔ جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ اور وہ آفتاب پورے کمال کے ساتھ چڑھیگا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔" (فتح اسلام)

اور مسلمانوں کا جو تعلیم یافتہ طبقہ یورپ کے فلسفہ اور علومِ جدیدہ سے متاثر ہو رہا تھا انہیں بتایا کہ مذہب اور فلسفہ کی موجودہ لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہ ہو گی بلکہ :-

"اب زمانہ اسلام کی رُوحانی تلوار کا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذِلّت کے ساتھ پسپا ہوگا۔ اور اسلام فتح پائے گا۔ اِسلام کی سلطنتوں کو۔ ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہی ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال رُوحانی ہے اور فتح بھی رُوحانی تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو الٰہی طاقت ایسا ضعیف کر دے کہ کالعدم کر دیوے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

افسوس کہ ظاہری علماء نے آپؑ کی باتوں پر عمل کرنے کی بجائے آپؑ کی مخالفت شروع کر دی۔ لیکن علماء کے فتاویٰ کفر اور طوفانِ مخالفت کے باوجود جماعتِ احمدیہ اسلام کی اشاعت میں مصروف رہی۔ اور آج اپنے امام کی راہنمائی میں مشرق و مغرب میں اس فریضہ کو کامیابی کے ساتھ سرانجام دے رہی ہے۔

آج مسلمانوں کو جب بھی کوئی دھکا لگتا ہے تو بجائے اس کے کہ کُلّیۃً اور عام مسلمان خدا تعالےٰ کے قائم کردہ اس نظام کی طرف رُخ کریں، مؤتمر عالمی اسلامی، رابطہ عالم اسلامی، ایسی جماعتوں کی طرف نگاہ دوڑاتے ہیں کہ شاید یہ جماعتیں اشاعتِ اسلام کا فریضہ ادا کر سکیں۔ اور مسلمانوں کی بگڑی بنا سکیں۔ چنانچہ گزشتہ دنوں جب اسلامی سیکرٹریٹ کے جنرل سیکرٹری جناب تنکو عبد الرحمٰن صاحب کا انٹرویو شائع ہؤا اور انہوں نے دُنیا بھر میں مسلمانوں کی زبوں حالی کا درد بھرے الفاظ میں تذکرہ کیا تو بعض اخبارات نے لکھا کہ :-

"آج اگر مؤتمر عالم اسلامی۔ اسلامی سیکرٹریٹ۔ رابطہ عالم اسلامی یہ صرف تین جماعتیں ہی اپنے اپنے دساتیر اور اُن میں درج مقاصد کے لئے مخلص ہو جائیں اور بیان بازی کی بجائے عمل کا راستہ اختیار کر لیں تو ہماری بگڑی بن سکتی ہے۔"

ہمیں خوب یاد ہے کہ آج سے کئی سال قبل مؤتمر عالمی اسلامی کی دمشق میں ایک عظیم کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ :-

"دُنیا کے تمام انسانوں خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم۔ مردوں۔ عورتوں۔ اربابِ سیاست۔ کسان۔ تجار۔ عوام غرضیکہ ہر طبقہ کو اسلام کی دعوت دی جائے گی۔"

اور اس مؤتمر کے ماتحت ایک ادارہ دعوت اسلامی بھی قائم ہؤا تھا جس کے مندرجہ ذیل کام متعیّن کئے گئے تھے۔

۱۔ ایسے صحیح نظام تعلیم کے خطوط تجویز کرنا جو مسلم ممالک میں نافذ ہو سکیں۔ اور اس کے ذریعہ آئندہ نسل اسلامی تربیت حاصل کر سکے۔

۲۔ تمام اہم زبانوں میں اسلامی لٹریچر تیار کرنا۔

۳۔ قرآن مجید کو دُنیا کی مختلف زبانوں میں شائع کرنا۔

۴۔ غیر مسلم ممالک میں وفود روانہ کر کے اِسلام اور مسلمانوں کے بارہ میں غلط فہمیوں کو رفع کرنا۔

ہم جب یہ پڑھتے ہیں کہ دُنیائے اسلام کے سربرآوردہ حضرات بعض ادارے قائم کر کے اسلام کی اشاعت کی طرف توجہ دینے لگے ہیں تو ہمیں خوشی ہوتی ہے۔ لیکن جب یہ حضرات نشستن و گفتن اور برخاستن پر عمل کرتے ہیں تو دلی افسوس ہوتا ہے۔ چنانچہ ادارہ مؤتمر اسلامی نے مذکورہ فیصلہ جات کو کہاں تک عملی جامہ پہنایا، پبلک کے سامنے نہیں آسکا۔

حقیقت یہ ہے کہ اشاعتِ اسلام کا اہم کام یقیناً اِن اِداروں کے بس کا نہیں اور نہ ہی یہ ادارے مسلمانوں کی بگڑی بنا سکتے ہیں۔ بلکہ اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے **جماعتِ احمدیہ** کو منتخب فرمایا ہے۔ خدائے ذو العجائب کے کاموں کی کُنہ تک پہنچنا انسان کی طاقت میں نہیں۔ اپنے انتخاب کے راز کو وہی بہتر جانتا ہے۔ اِسلام کی نشأۃِ ثانیہ یقیناً مقدّر ہے۔ جس کے لئے اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعُود علیہ السّلام اور آپؑ کی قائم کردہ جماعتِ احمدیّہ کا انتخاب فرمایا ہے۔ بیشک یہ لوگوں کی نظروں میں عجیب ہے لیکن واقعات ثابت کر رہے ہیں کہ اِسلام کی اشاعت اور اس کی نشأۃِ ثانیہ جماعتِ احمدیّہ سے وابستہ ہو چکی ہے۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ اسی جماعت کی کوششوں کی بدولت مسلمان پھر سے امامتِ اقوامِ عالم کے مقام پر اسی طرح فائز ہوں گے جس طرح مدینۃ النّبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عہدِ سعادت سے سقوطِ غرناطہ و دہلی تک فائز تھے۔ انشاء اللہ۔

اسی لئے ہم اپنی مسلم قوم کو دعوت دیتے ہیں کہ ؎

قوم کے لوگو اِدھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار

درخواستِ دُعا

اہلیہ دوم مکرمی محترمی ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ کا دو سال ہوئے پتہ کی پتھری کا آپریشن ہوا تھا۔ اس کے بعد سے مختلف عوارض اور شدید ضعف کی تکالیف جاری رہیں جو بجلی لگائے جانے اور ٹیکے لگنے سے دُور نہیں ہوئیں۔ ایک سخت تکلیف دہ گلٹی بن گئی ہے۔ جس کو آپریشن کر کے نکالا جائے گا۔ اُن کی صحت سب سے کمزور ہے۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور سے دُعا فرماویں۔

خاکسار : محمد عبد اللہ درویش نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے راستہ کی طرف دعوت دینے کا قرآنی طریق اور اسکے مختلف پہلو

پیغامِ حق پہنچانے کیلئے تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ قولِ احسن^۱، عملِ صالح^۲، روح کی پکار^۳

اِس راہ میں کامیاب وہی ہوتے ہیں جو زبان سے ہی دعوت نہیں دیتے بلکہ عملی نمونہ سے بھی لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے ہیں

اور اُن کی روح آستانۂ الٰہی پر پڑی ہوئی ہوتی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، فرمودہ ۱۲ شہادت ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۲ اپریل ۱۹۶۸ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل

آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت

فرمائی۔

وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۝

(بنی اسرائیل آیت ۵۴)

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔ (النحل آیت ۱۲۶)

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ۔ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ کَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ۔ وَمَا یُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۝

(حٰم سجدہ آیات ۳۴ تا ۳۶)

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ۔ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔

(المؤمنون آیات ۹۷-۹۸-۹۹)

اِس کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی زبان کو بھی آزاد نہیں چھوڑا۔ اس پر بہت سی پابندیاں عاید کی ہیں اور

ایک مومن کا فرض

قرار دیا ہے کہ وہ صرف سچ ہی بولنے والا نہ ہو، صرف قولِ سدید ہی کا پابند نہ ہو بلکہ احسن قول کی پابندی کرنے والا ہو۔ اور حکمت یہ بیان کی کہ اگر تم ایسا نہیں کروگے تو شیطان تمہارے درمیان فساد ڈال دیگا۔

یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ

انسان کی زبان کا اعمالِ صالحہ میں سے ہر عمل کے ساتھ تعلق پیدا ہو سکتا ہے اور ہر عمل کو انسان کی زبان ضائع بھی کر سکتی ہے۔ اسلئے انسان کی زبان کو، اس کے قول کو، اس کے اظہار کو اسلام نے بڑی ہی اہمیت دی ہے۔ اور اسے اس طرف متوجہ کیا ہے کہ اگر تم اپنی زبان سنبھال کر نہیں رکھوگے تو اللہ تعالیٰ کے غضب کے مورد بن جاؤ گے۔ اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی بجائے شیطان کے مقرب ٹھہروگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اسی

اُصولی تعلیم کی طرف اِشارہ

کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے ؎

بدبخت تر تمام جہاں سے وہی ہُوا
جو ایک بات کہہ کے ہی دوزخ میں جا گرا
پس تم بچاؤ اپنی زباں کو فساد سے
ڈرتے رہو عقوبتِ ربّ العباد سے
دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا
سیدھا خدا کے فضل سے جنّت میں جائیگا
وہ اِک زباں ہے عضوِ نہانی ہے دُوسرا
یہ ہے حدیث سیّدنا سیّد الورٰی

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

غرض جہاں تک عام بول چال کا تعلق ہے اظہار کا تعلق ہے، جب دو انسانوں کے درمیان واسطہ پیدا ہوتا ہے: ایک دوسرے کے سامنے آتے ہیں، ایک دوسرے کے افسر یا ماتحت ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کی نگرانی میں ہوتے ہیں، ایک دوسرے کے راعی اور رعیّت بنتے ہیں، سب کے لئے خواہ وہ دنیوی لحاظ سے اور انتظامی لحاظ سے بالامقام رکھتے ہوں، خواہ وہ دنیوی لحاظ سے بالامقام نہ رکھتے ہوں ماتحتی کا مقام رکھتے ہوں، خواہ وہ سکھانے والے ہوں یا سیکھنے والے ہوں، اثر انداز ہونے والے ہوں، یا اثر کو قبول کرنے والے ہوں

ہر ایک کے لئے یہ حُکم

دیا ہے کہ

یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ

جو سب سے اچھی بات ہے، جو سب سے اچھے طریقہ پر بات ہو، اس کی پابندی کرو۔ ورنہ تم شیطان کے لئے رخنوں کو کھولتے ہو۔

زبان سے ایک بڑا کام الٰہی سلسلوں میں یہ لیا جاتا ہے (اور "زبان" کے اندر "قول" کے اندر ہر قسم کا اظہار ہے) کہ تمام بنی نوع انسان کو

اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف دعوت

دی جاتی ہے۔ اس لئے آج جن کو میں مخاطب کرنا چاہتا ہوں، وہ صرف یہاں سے ہی تعلق نہیں رکھتے بلکہ میرے مخاطب تمام وہ لوگ ہیں، جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی طرف اپنے کو منسوب کرتے ہیں اور دنیا کے مختلف ممالک میں رہائش پذیر ہیں اور میں انہیں اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ایک صداقت کو صداقت سمجھ کر قبول کیا ہے۔ آپ اس یقین پر قائم ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ذریعہ آپ کے لئے قرآنی ہدایت کی ان راہوں کی نشان دہی کی ہے جو

قربِ الٰہی تک پہنچانے والی

ہیں اور آپ کے دِل میں یہ درد پیدا ہوتا ہے کہ جس صداقت کو، جس روشنی کو، جس نور کو، جس جنّت کو، جس نعمت کو آپ نے پایا ہے آپ کے دُوسرے بھائی بھی اسے پائیں اور اسے سمجھیں۔ اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے وہ بھی وارث ہوں۔ اس کے لئے آپ کو اظہار کرنا پڑتا ہے۔ زبان سے بھی، اشاروں سے بھی، بعض دفعہ خاموشی سے بھی اور تحریر سے بھی اور عمل سے بھی۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے دل میں ایک

زبردست خواہش

پیدا ہوگی کہ وہ جنہوں نے اسلام کی صداقت کو قبول نہیں کیا اور اس کی حقانیت کو نہیں سمجھا اور اس کی رُوح کو حاصل نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ کی معرفت سے وہ محروم ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابدی فیوض سے وہ نا واقف ہیں یہ لوگ بھی ان تمام باتوں کو سمجھیں اور پہچانیں اور اس زندگی اور اس زندگی کی بہبود کا اور کامیابی اور فلاح کا سامان پیدا کریں۔ ہم نہیں یہ کہتے ہیں کہ تم اپنے ربّ کے راستہ کی طرف ان لوگوں کو ضرور بلاؤ۔ لیکن یاد رکھو کہ یہ دعوت (اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ)

حکمت اور موعظہ حسنہ

کے ساتھ ہونی چاہیئے۔

حکمت کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ علم اور عقل کے ذریعہ حق کو درست پانا اور احقاقِ حق کے لئے علمی اور عقلی دلائل دینا (جن سے قرآنِ عظیم بھرا ہوا ہے) پس اللہ تعالیٰ یہاں یہ فرماتا ہے کہ علمی اور عقلی دلائل ان لوگوں کے سامنے رکھو جو اپنے ربّ کو پہچانتے نہیں۔ دوسرے معنی حکمت کے قرآنِ کریم اور اس کے مضامین اور اس کی تفسیر کے ہیں، جیسا کہ حضرت ابن عبّاس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ قرآن کریم میں بہت سے

رُوحانی علمی اور عقلی دلائل

رکھے گئے ہیں۔ اور وہی مضبوط تر اور بہتر دلائل ہیں۔ یعنی تم قرآن کریم کے ذریعہ اپنے ربّ کے راستہ کی طرف مخلوقِ خدا کو بُلاؤ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے (اور یہ تیسرے معنی ہیں) کہ

اَلصَّمْتُ حُكْمٌ وَقَلِيْلٌ فَاعِلُهٗ۔

(مفرداتِ راغب میں ہے کہ یہاں حکم سے مراد حکمت ہے) اور آپ نے یہ فرمایا کہ خاموشی بھی بعض دفعہ حکمت میں شامل ہوتی ہے۔ لیکن کم ہیں جو اسے سمجھتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ جس وقت مخالفِ اسلام اپنی مخالفت میں بڑھ جاتا ہے اور امن کی فضا کو مکدّر کر کے فتنہ و فساد کو پھیلانا چاہتا ہے اُس وقت

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ

کے یہ معنی ہوں گے کہ اس کے جواب میں خاموشی اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کی راہ کی طرف تم بلاؤ کیونکہ

خاموشی بھی ایک بلیغ زبان ہے،

جو بسا اوقات بڑی ہی مؤثر ثابت ہوتی ہے۔

(عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہوگئے یارِ نہاں میں)

حکمت کے ایک معنی مَعْرِفَةُ الْمَوْجُوْدَاتِ وَفِعْلُ الْخَيْرَاتِ کے ہیں یعنی اللہ تعالےٰ نے جو مخلوق پیدا کی ہے اس کا صحیح علم حاصل کرنا اور نیکیاں بجالانا یعنی نیک کام اور حسنِ سلوک کرنا۔ پس اللہ تعالےٰ یہاں یہ فرماتا ہے کہ ہر ایک مخاطب سے اس کی طبیعت، ذہنیت، اور اس کے علم اور اس کی فراست کے مطابق بات کرو ورنہ وہ سمجھ نہیں سکے گا۔ ایک عام آدمی کے سامنے اگر آپ فلسفہ کی باریک باتیں پیش کریں تو وہ آپ کا مُنہ دیکھتا رہ جائے گا لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ دعوت الی الحق کا یہ مطلب تو نہیں کہ آپ نے اپنی ہمہ دانی کا یا فلسفی ہونے کا اظہار کرنا ہے۔

دعوت الیٰ الحق کے یہ معنی ہیں

کہ وہ جو راہ سے بھٹکا ہوا ہے سیدھی راہ کی طرف آجائے۔ اور وہ اس راستہ کو تبھی پہچان سکتا ہے جب جو بات آپ کریں وہ اس کو سمجھنے کے قابل بھی ہو۔

اور یہاں اللہ تعالےٰ نے یہ بھی فرمایا کہ صرف بات کا اس کے اُوپر اثر نہیں ہوگا بلکہ جو سلوک اور جو برتاؤ تمہارا اس کے ساتھ ہوگا وہ اس پر بہت اثر انداز ہوگا۔ اس لئے بِالْحِكْمَةِ نیک سلوک کے ساتھ تم اسے اپنی طرف کھینچو۔ اور اس کے ذہن اور فراست اور علم کے مطابق قرآنی دلائل اس کے سامنے رکھو تاکہ وہ نُور جو اللہ تعالےٰ نے قرآنِ عظیم میں رکھا ہے اس کے دل پر اثر کرنے اور اُسے روشن کرنے والا ہو جائے۔

وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا ہے کہ دُنیا میں جب بھی الٰہی سلسلے جاری کئے جاتے ہیں اس وقت ساتھ ہی ساتھ

اِنذار کا بھی ایک پہلو ہوتا ہے

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم جو تمام انبیاء کے سردار اور تمام انبیاء کے حقیقتاً (معنوی لحاظ سے) باپ بھی ہیں۔ کیونکہ ہر ایک نے آپؐ سے فیض حاصل کیا۔ آپؐ کی کتاب سے فیض حاصل کیا جس کا ایک حصّہ اُن کو دیا گیا تھا۔ آپ نے دُنیا کی محبت میں، اور اس فکر میں کہ دُنیا اپنے ربّ کو پہچانتی نہیں، اپنی زندگی کے تمام لمحات گذارے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق اور عین اس کی وحی کے مطابق آپؐ نے دُنیا کو بہت ڈرایا بھی۔ اس سے نہیں کہ اگر تم میری خدمت نہیں کروگے تو تباہ ہو جاؤ گے بلکہ اس سے کہ اگر تم اپنے ربّ کو نہیں پہچانو گے تو اس کے غضب کا مورد ہو گے اور تباہ ہو جاؤ گے۔

غرض انبیاء علیہم السلام جہاں دُنیا کی بھلائی کے لئے، ان کی خیر خواہی کے لئے ہر قسم کے اچھے کام کرتے ہیں، وہاں اُن پر یہ فرض بھی عاید ہوتا ہے کہ وہ

دُنیا کو جھنجھوڑیں اور جگائیں

اور کہیں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک نہیں کہو گے تو وہ ناراض ہو جائے گا۔ اور تمہیں اس دُنیا میں بھی اور اس دُنیا میں بھی گھاٹے کا مُنہ دیکھنا پڑے گا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انذار (موعظہ کے اندر ہی انذار کا پہلو بھی آتا ہے۔ کیونکہ موعظہ اس نصیحت کو کہتے ہیں جس میں انذار ملا ہوا ہو) تو پہنچانا ہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہی منشاء ہے لیکن اچھے رنگ میں پہنچاؤ جس سے وہ اپنے ربّ کی طرف متوجہ ہوں۔ اس سے نفرت اور فرار کے پہلو کو اختیار نہ کریں۔ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ۔ اور وہ ایک غلط رائے پر قائم ہیں اور غلط عقائد پر وہ کھڑے ہیں اس لئے تم جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ کی

ہدایت پر عمل کرو

جدال کے معنے رائے کو موڑ دینے کے ہیں۔ پس اللہ تعالےٰ نے یہاں فرمایا کہ جو اختلافات وہ تم سے رکھتے ہیں اُن اختلافات کو دُور کرنے کے لئے فساد کی راہیں نہیں بلکہ امن اور صُلح کی راہوں کو اختیار کرو۔ اور اس طرح پر اُن کے خیالات کے دھارے کو موڑنے کی کوشش کرو۔

جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

سُننے یا پڑھنے سے دماغ میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ اَحْسَنُ کیا ہے۔ کیا اس اَحْسَنُ کی تلاش ہم نے خود کرنی ہے یا اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں اس کی طرف راہنمائی فرمائی ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کہ

قول کے لحاظ سے احسن

وہ ہے جو اللہ کی طرف دعوت دے۔ پس ہر وہ دعوت جو صحیح طریق پر دی گئی ہو اور جس کا مقصود یہ ہو کہ خدائے واحد و یگانہ کو دُنیا پہچاننے لگے وہ احسن قول ہے۔ وہ قول جو شرک کی طرف لے جاتا ہے، وہ قول جو بدعت کی طرف لے جاتا ہے، وہ قول جو دہریت کی طرف لے جاتا ہے، وہ قول جو فساد کی طرف لے جاتا ہے، وہ قول جو باہمی جھگڑوں کی طرف لے جاتا ہے، وہ قول احسن نہیں۔ احسن قول وہی ہے جو اللہ کی طرف لے جانے والا ہے۔ اور چونکہ صرف زبان کا دُنیا پر اثر نہیں ہوتا جب تک عملی نمونہ ساتھ نہ ہو اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَعَمِلَ صَالِحًا۔ پس تم پر فرض ہے کہ تم اپنے عملی نمونہ سے دُنیا پر یہ ثابت کرو کہ تم واقعہ میں خدا کے مقرب اور اس کی طرف بُلانے والے ہو۔ تمہیں اپنا فائدہ مطلوب نہیں ہے۔ ہم

تمہاری فلاح اور بہبود کی خاطر

اس میں دیکھتے ہیں کہ تم اپنے ربّ کو پہچاننے لگو۔ اور اسی کی طرف ہم دعوت دیتے ہیں۔ اور اس بات کا ثبوت کہ ہم واقعہ میں اللہ کی طرف دعوت دیتے ہیں، اپنے فائدہ کی تلاش میں نہیں ہیں یہ ہے کہ ہم جو کہتے ہیں اس کے مطابق عمل بھی کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ہم تمہیں کہیں کہ تم خدا تعالیٰ کے لئے مالی قربانیاں دو لیکن ہم خود مالی قربانیوں میں پیچھے ہوں۔ ہم تمہیں کہیں کہ خدا کے لئے اپنے نفسوں کی قربانی دو اور خود ہمارا یہ حال ہو کہ ذرا سی بات پر ہمارے جذبات بھڑک اٹھیں۔ نہیں، بلکہ احسن قول اس کا ہے جو اپنی زبان سے بھی اللہ کی طرف بُلانے والا ہے اور اپنے افعال سے بھی اللہ کی طرف بُلانے والا ہے۔ وَقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اور اس کی رُوح کی بھی یہی آواز ہے کہ مَیں مُسلم ہوں اور چاہتا ہوں کہ تم بھی مسلمان بن جاؤ۔ مَیں تم سے

کِسی دُنیوی فائدہ کا طالب نہیں

مَیں نے تو اپنا سب کچھ ہی اپنے ربّ کے قدموں پر قربان کر دیا ہے۔ میری تو اپنی کوئی خواہش باقی نہیں رہی۔ میرا تو اپنا کوئی جذبہ باقی نہیں رہا۔ میرا تو اپنا کوئی مال باقی نہیں رہا۔ جو تمہاری نظر میں میری اولاد یا رشتہ دار ہیں ہر آن میری رُوح کی یہ آواز ہے کہ جہاں مَیں اپنے نفس کو اپنے خدا کی راہ میں قُربان کروں یہ بھی اس کی راہ میں قُربان ہو جائیں۔ اگر یہ تین آوازیں تم دنیا میں بلند کروگے، زبان۔ عملِ صالح۔ اور رُوح کی پکار، یعنی تمہاری دعوت بھی اللہ کی طرف ہے، تمہارا عمل بھی محض اس کے لئے ہے۔ اور تمہاری رُوح بھی اس کے آستانہ پر پڑی ہوئی ہے۔ تو پھر تم لوگوں کو ربّ کی طرف، اپنے پیدا کرنے والے کی طرف واپس لوٹانے میں کامیاب ہوگے ورنہ نہیں۔

وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اور حقیقت یہی ہے کہ جو

نِعمت اور خُوشحالی

حقیقی معنی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہاں بھی اور وہاں بھی ملتی ہے وہ اور سیّئہ برابر نہیں ہوتیں۔ جو خدا کی رحمتیں ہیں، جو خدا کی نعمتیں ہیں اُن کے مقابلہ پر شیطان کیا پیش کر سکتا ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ اسلئے (اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ) ہم پھر کہتے ہیں کہ یہ اَحْسَنُ جس کا اس آیت میں اور دُوسری آیات میں ذکر ہے اس کے ذریعہ تم برائی کا جواب دو۔

یہاں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر تم شر سے کلّی طور پر پاک بھی ہو جاؤ تب بھی شیطان ایسا انتظام کرے گا کہ وہ اپنے ماننے والوں میں سے بعض کو فساد پر اُکسائے گا۔ اور امن کی فضا کو مکدّر کرے گا۔

پس ہر وہ مسلمان احمدی جو دُنیا کے مُلک مُلک میں اس وقت پھیلا ہوا ہے اس کو اللہ تعالےٰ یہ فرماتا ہے کہ اگر فساد اور فتنہ کے

حالات طاغوتی طاقتیں پیدا کرنا چاہیں تو ہمارا تمہیں یہ حکم ہے کہ تم ان کے پھندے میں نہ آنا بلکہ اپنے نفسوں پر قابو رکھنا اور جو احسن ہے اس کے ذریعہ ایذا دفاع کرنا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی نہایت ہی بدزبان شخص مخالف اسلام قادیان میں آئے اور ایک سال ہمیں نہایت گندی اور فحش گالیاں دیتا رہے تب بھی دنیا یہ دیکھے گی کہ ہمیں

اپنے نفس پر قابو

ہے اور ہم گالی کے مقابلہ پر گالی نہیں دیتے اور سیئہ کے مقابلہ پر سیئہ کو پیش نہیں کرتے بلکہ سیئہ کے مقابلہ میں ہم حسنہ کو پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے بغیر تم اپنے مخالفوں کے دل جیت نہیں سکتے لیکن اگر تم ہماری تعلیم کے مطابق احسن چیز کو دنیا کے سامنے رکھو گے تو وہ جو آج تمہارے مخالف اور بدگو ہیں تمہارے دوست اور بڑے جوش کے ساتھ تمہاری دوستی کا اظہار کرنے والے بن جائیں گے۔ مگر اس کے لئے ہمیں

انتہائی صبر کی ضرورت

ہے۔ انتہائی طور پر اپنے نفس کو عقل اور شرع کی پابندیوں میں جکڑنے کی ضرورت ہے۔ یہی صبر کے معنے ہیں کہ جو پابندیاں شرع لگاتی ہے وہ آدمی بشاشت سے اور خوشی سے خدا کی رضا کے لئے قبول کرے اور ایسا وہی کرتے ہیں جو ذو حظ عظیم ہوتے ہیں۔ یعنی جن پر اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے نہ کہ ان کے کسی عمل کی وجہ سے بہت رحمتیں نازل کرتا ہے اور جن کے متعلق صحیح معنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ روحانی طور پر ایسے ہی ہیں جیسا کہ دنیوی لحاظ سے بہت سے لوگ ہوتے ہیں جن کے متعلق دنیا کی نگاہ یہ سمجھتی ہے کہ وہ حظ عظیم رکھنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے پھر یہ فرمایا اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَۃَ کہ جو احسن ہے اس سے سیئہ کو دور کرو۔ اور اس سیئہ کے اثر سے خود کو بچاؤ اور یہ یاد رکھو کہ تمہیں تو طاقت حاصل نہیں کہ تم

روحانی میدانوں کے فتح مند سپاہی

بن سکو۔ یہ ہمارے فضل سے ہوتا ہے۔ اور نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ۔ جو اسلام اور صداقت اور ہدایت کے مقابلہ میں مخالف کر رہا ہے یا کہہ رہا ہے اس کو ہم بہتر جانتے ہیں اور ہم ہی اس کا علاج کر سکتے ہیں ہمارے فضلوں کے بغیر تم اس نتیجہ کو نہیں پا سکتے جو نتیجہ تمہارے لئے مقدر ہے

پس اپنے نفسوں کے جوشوں کو دبائے رکھو اور نفسوں کی بجائے مجھ پر بھروسہ کرو۔ کہ میں سب طاقتوں والا ہوں اور دعائیں کرتے رہو۔

رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَ اَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ

کہ جو طاقتیں اللہ تعالیٰ کے دین کے خلاف ہوں اللہ تعالیٰ ان کو پسپا کرے اور انہیں شکست دے اور اسلام کا نام بلند ہو اور ہر بندہ اپنے رب کو پہچانے اور حقیقی عبد بن کر اس کے حضور جھک جائے خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور خدا کرے کہ ہمیں دعاؤں کی توفیق ملے اور خدا کرے کہ

ہمارا خدا

ہماری دعاؤں کو قبول کرے اور اپنے وعدوں کو ہمارے حق میں پورا کرے

آمین

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی بابرکت تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے عہد خلافت کے گزشتہ سات سالوں میں جو دو اہم مالی تحریکیں اللہ تعالیٰ کے اشارۂ غیبی سے جاری فرمائی ہیں ان میں سے پہلی تحریک فضل عمر فاؤنڈیشن کے نہایت عظیم الشان اور بابرکت نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ اور اس کے ذریعہ سے افریقی ممالک میں اسلام اور احمدیت کو فروغ حاصل ہو رہا ہے اور اس کے بڑے شاندار نتائج عنقریب منصۂ شہود پر آنے والے ہیں۔ دراصل ہر خلیفہ برحق کے منہ سے نکلی ہوئی تحریک اللہ تعالیٰ کی طرف سے القا کردہ ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی جاری فرمودہ تحریک تحریک جدید کے ذریعہ سے جو عظیم الشان انقلاب برپا ہوا اس سے ہر احمدی واقف ہے۔ کجا یہ کہ احمدیت کی مخالف طاقتیں ۱۹۳۴ء میں احمدیت کو صفحۂ ہستی سے نابود کر دینے کے دعوے کر رہی تھیں اور کجا یہ کہ احمدیت دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی

اب خلافت ثالثہ کے بابرکت دور میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے خوشکن نتائج ہمارے سامنے آ رہے ہیں اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے ذریعہ جو عظیم روحانی انقلاب رونما ہونے والا ہے وہ اس وقت کا منتظر ہے کہ جماعت کے مخلصین اپنے وعدوں کو جلد از جلد پورا کردیں۔

نوٹ فرمالیں کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے وعدوں کی ادائیگی کی آخری میعاد ۲۳ اکتوبر ۱۹۷۳ء تک ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام وعدہ کنندگان کو اپنے وعدوں کی جلد ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا بنگلور میں ورود مسعود اور اہم مصروفیات

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

مورخہ ۲۸ جون کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال دوپہر کو ٹھیک ڈیڑھ بجے بذریعہ ٹرین بنگلور تشریف فرما ہوئے۔ اسٹیشن پر احباب جماعت احمدیہ بنگلور نے آپ کا پرجوش استقبال کیا۔ اور گل پوشی کی۔ بنگلور میں آپ کا قیام مکرم بی ایم بشیر احمد صاحب کے ہاں تھا۔ سفر کی تھکان کے باوجود موصوف دیر تک دوستوں کے درمیان رونق افروز رہے اور روحانی تسکین بخشتے رہے۔

مورخہ ۲ جولائی کو آپ نے محترم بی ایم عبدالرحیم صاحب کے مکان "دارالفضل" کے سامنے تیار کئے گئے خوبصورت پنڈال میں مکرم بی ایم داؤد احمد صاحب بی اے بی ایل واقف زندگی پسر مکرم بی ایم بشیر احمد صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ فاطمہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔ اس موقع پر شہر کے تمام ... آٹھ نو صد معززین مدعو تھے جن میں تاجر سرکاری افسران۔ ایڈووکیٹ ڈاکٹر اور پروفیسر شامل تھے

نکاح کی مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد آپ نے نکاح کی حکمت بیان فرماتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی چند ایمان افروز مثالیں بیان کیں

دعا کے بعد باہر سے آنے والے مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ نیز تمام غیر احمدی اور غیر مسلم مہمانوں سے آپ کا تعارف کرایا گیا جن میں سے بعض کے ساتھ آپ دیر تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور آپ کی بعثت کی غرض بیان فرماتے رہے۔ نہایت محبت اور پیار کی فضا میں تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ آپ نے جماعت کا لٹریچر بھی احباب کو پیش کیا۔

مورخہ ۳ جولائی کو ولیمہ کی تقریب تھی اس موقعہ پر بھی شہر کے کم و بیش آٹھ نو سو معززین مدعو تھے۔ مہمان حضرات کا حضرت صاحبزادہ صاحب سے تعارف کروایا گیا۔ اور تبلیغی گفتگو کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

لجنہ اماء اللہ کا جلسہ

مورخہ ۳ جولائی کی شام کو محترم الحاج بی ایم عبدالرحیم صاحب کے مکان "دارالفضل" میں حضرت بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اعزاز میں لجنہ اماء اللہ بنگلور کی طرف سے ایک ٹی پارٹی اور جلسہ کا اہتمام کیا گیا

۷ جولائی کو حضرت صاحبزادہ صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے قبل اسلام کس مپرسی کی حالت میں تھا۔ تمام مذاہب اس کو مردہ سمجھ کر اس پر حملہ آور تھے۔ نیز خود مسلمان بھی اسلام کو چند روز کا مہمان سمجھنے لگے۔ اور قرآن مجید کی پیاری اور خوبصورت تعلیم کو بھلا بیٹھے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عاشق صادق اور روحانی فرزند کو مسیح موعود بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ ثریا ستارے پر گئے ہوئے اسلام کو واپس لائے اور مخالفین اسلام کا ایسا مقابلہ کیا کہ وہ دم بخود رہ گئے۔ قادیان کی گمنام بستی سے اٹھی ہوئی آواز پنجاب اور ہندوستان سے نکل کر ساری دنیا میں پھیل گئی۔ شدید مخالفت کے باوجود احمدیت کی یہ ترقی صداقت احمدیت کی زبردست دلیل ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ دن دور نہیں جب ساری دنیا میں اسلام کا جھنڈا لہرائے گا۔ آپ نے افراد جماعت کو چندوں کی بروقت ادائیگی اور تبلیغ اسلام کا فریضہ بجا لانے کی تاکید فرمائی۔

جمعہ کے بعد خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم بی ایم داؤد احمد صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم بی ایم نثار احمد صاحب نے آپ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ بعدہٗ حضرت صاحبزادہ صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے ایک خادم کے حقیقی مقام کو ظاہر کرنے کے لئے قرون اولیٰ کے نوجوانوں کے سنہری کارنامے دلکش انداز میں بیان فرمائے نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ایک احمدی خادم کی خدمت کا معیار کیا ہونا چاہیئے۔ یہ اجلاس دعا پر ختم ہوا۔ بعد اجلاس حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

کیتھولک عیسائیوں کا عظیم مرکز ——— ویٹی کان

سرزمین اٹلیہ کے دار الحکومت روم کی شہری حدود میں ایک آزاد سلطنت قائم ہے جس کا رقبہ معمولی ہے یعنی چوالیس ہیکٹر۔ یہ اندازاً ۱۰۸ ایکڑ بنتے ہیں۔ آبادی پانچ سو نفوس کی ہوگی۔ اس شہر با سلطنت کا نام "ویٹی کان" ہے۔

یہ ننھا سا شہر کیتھولک کلیسا کا مرکز ہے یہیں عیسائی دنیا کی مقدس ترین ہستی رہتی ہے۔ جسے عرفِ عام میں پوپ کے معزز نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور اس جگہ سے وہ ساری دنیا میں اپنے پیرؤوں پر روحانی حکمرانی کرتا ہے۔ یہ شہر عیسائیوں کا انتہائی مقدس مقام ہے یہی وہ جگہ ہے جہاں شہنشاہ نیرو کے عہد میں سب سے پہلے عیسائیوں کو قتل کیا گیا یہی وہ مقام ہے جہاں حضرت مسیحؑ کے پہلے جانشین پطرس کو ۶۷ء میں صلیب دیا گیا اور وہ یہیں مدفون ہوئے۔ ان کا مزار اس وقت سے لے کر آج تک ساری دنیا کے مسیحیوں کی زیارت گاہ ہے

اس شہر میں کلیسا سینٹ پطرس کی عمارت دنیا کے تمام گرجوں سے بڑی ہے۔ ایک عیسائی جب چوک پطرس میں پہنچ کر ویٹی کان کے محلات کی قدیم دیواروں پر نظر ڈالتا ہے تو جذبات سے مغلوب ہو کر اس کی آنکھیں آنسوؤں سے نم ہو جاتی ہیں۔

پاپائیت یعنی خلافت حضرت مسیح علیہ السلام پطرس کے زمانہ سے لے کر آج تک زندہ ہے۔ عیسائیوں کے نزدیک پوپ زمین پر خدا کا نمائندہ ہے اور زبردست ثروت و شوکت کا مالک ہے۔ دینی سلطنتوں کے عروج و زوال کے باوجود آج بھی اس کی حکمرانی قائم ہے۔ تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ بعض پوپ عملاً ویٹی کان میں بند رہے لیکن اس کے باوجود یہ شہر پاپائیت کی تمام روایات کا آئینہ دار رہا ہے اور یہ وہ جگہ ہے جہاں سے کیتھولک فرقہ کی روحانی حکومت چلائی جاتی ہے۔

ویٹی کان کی عمارات

نہر پطرس کے بالمقابل سینٹ اینجلو کا قلعہ ہے اور سامنے ایک گول میدان ہے جس کے دونوں طرف عظیم ستونوں والے گول برآمدے ہیں۔ یہ میدان پیازا کہلاتا ہے اس کے عین وسط میں پتھر کی ایک بہت بڑی لاٹ نصب ہے جس کے چاروں طرف نصف سے پانی کے فوارے چلتے ہیں۔

دائیں برآمدوں کی جانب گرجے کے بالکل قریب ہی ویٹی کان کے محلات کو راستہ جاتا ہے اور بائیں برآمدوں کی جانب ویٹی کان کے باغات ہیں اور اسی جانب اس مقدس شہر میں داخل ہونے والی سواریوں کی سب سے بڑی شاہراہ ہے۔

پیازا کے دائیں جانب ویٹی کان کے محلات ہیں اور یہ کلیسا سینٹ پطرس کے ساتھ برآمدوں کے ذریعہ ملحق ہیں کہا جاتا ہے کہ سب سے قدیم محلات چوتھی صدی عیسوی میں تعمیر ہوئے تھے۔ اور بعد میں آنے والے پوپ ان میں اضافہ کرتے رہے۔ اس وقت ان محلات میں بیس صحن اور قریباً ایک ہزار کمرے ہیں۔ دائیں برآمدوں والی طرف جو محلات ہیں ان میں سب سے اونچی عمارت میں پوپ کے تین ذاتی کمرے ہیں۔ ان میں سے دو کی کھڑکیاں چوک کے سامنے کھلتی ہیں۔ اس محل کے عقبی جانب پوپ کے دفاتر ہیں۔ گرجے کے پیچھے پہاڑی کی ڈھلوان پر ویٹی کان کی ننھی سی سلطنت کے گورنر کی رہائش گاہ اور باغات ہیں۔

دائیں جانب خاصی دور پرے موٹروں کے گیراج۔ گودام۔ چھاپے خانے اور محافظین خاص کی رہائش گاہیں ہیں۔ اور پہاڑی کی چوٹی پر ریڈیو ویٹی کان کا بہت اونچا لمبا انٹینا ہے۔

چند دلچسپ تاریخی واقعات

ویٹی کان کی تاریخ دلچسپ واقعات سے بھری پڑی ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران ستمبر ۱۹۴۳ء میں نازیوں نے بزورِ شمشیر ویٹی کان کی سرحدیں روند ڈالیں۔ کئی دن تک یہ بات یقینی نہ ہو سکی کہ شہر پر قبضہ کر لیا جائے گا۔ ایک شب اس شہر پر چار بم بھی گرائے گئے۔ جو کلیسا پر تو نہ گرے البتہ کچھ دور ہٹ کر باغ میں گر کر پھٹ گئے

سلطنت روما جب تک طاقتور رہی پوپ کی محافظ رہی مگر جب وحشی اقوام نے اس سلطنت پر حملے شروع کئے تو پوپ سٹیفن سوم نے پے پال شہنشاہ فرانس سے درخواست کی کہ وہ اس کی حفاظت کرے۔ ۷۵۴ء میں ... لباس پہنا اور سر میں خاک ڈال کر وہ شہنشاہ کے دربار میں حاضر ہوا اور اس کے قدموں پر گر کر ملتجی ہوا کہ خدا اور اس کے مسیح اور پطرس کی خاطر وہ اس کی حفاظت کا سامان کرے۔

اس طرح اس شہنشاہ کی سرپرستی میں روم اور اس کے نواح کا بہت سا علاقہ پوپ کی عملداری میں آ گیا۔

چوتھی صدی عیسوی میں شہنشاہ قسطنطین کے ساتھ ایک معاہدہ صلح کے نتیجہ میں پوپ کو شہر روم اور اس کے ارد گرد قریباً تین لاکھ ایکڑ زمین پر حکمرانی کے حقوق مل گئے۔ شہنشاہ پے پان کے عہد میں جو معاہدہ ہوا اس کے رو سے اس علاقہ کے علاوہ صوبہ رومانہ کی عملداری بھی حاصل ہو گئی۔ اٹھارہویں صدی کے دوران پوپ کی حکمرانی بہت بڑے علاقہ پر تھی۔ اور اسی کے زیر نگین قریباً سترہ ہزار مربع میل کا علاقہ تھا۔ دس گیارہ شہر اس کی حکومت میں شامل تھے۔ لیکن ۱۸۷۰ء میں یہ سب علاقہ اٹلیہ کی سلطنت میں شامل کر لیا گیا اور پوپ کے پاس نام کی بھی دنیاوی حکومت نہ رہی اور سب علاقے چھن گئے ۱۹۲۹ء میں معاہدہ لیٹرن کے تحت پوپ کو دوبارہ حاکمانہ حقوق مل گئے

ویٹی کان کے یہ مختصر سے حالات ہیں حضرت مسیح علیہ السلام کے پیروکاروں نے اپنے آقا و مرشد کی خلافت کو زندہ و تابندہ رکھنے کے لئے عظیم قربانیاں پیش کرنے میں دریغ نہ کیا اور نتیجہ یہ ہے کہ آج دو ہزار برس گزر جانے کے بعد بھی مسیح موسوی کی خلافت زندہ ہے۔

آج مسیح محمدی کا زمانہ ہے۔ اگرچہ خدا کا برگزیدہ مسیح ثانی (علیہ السلام) ہم میں موجود نہیں لیکن اس کا نائب اور عظیم خلیفہ ہم میں اپنی پوری شان کے ساتھ موجود ہے۔ احمدی قوم نے خلافت کی برکات کا بارہا مشاہدہ کیا ہے۔ کیسی کیسی پُرخطر گھڑیاں آئیں لیکن خدا کے یہ برگزیدہ خلفاء اپنی قوم کو نہایت حفاظت کے ساتھ نکال کر لے آئے۔ انسان تو فانی ہے لیکن خلافت کی نعمت دائمی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "الوصیت" میں جس بابرکت قدرت ثانیہ کا ذکر فرمایا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کی جان و دل سے حفاظت کریں۔ اس کی فرمانبرداری کریں۔ اطاعت کریں اور اس کی ہر آواز پر پروانہ وار لبیک کہتے رہیں اور اور اگر وقت آجائے تو اس کے ... سے ... جان و مال اور ہر عزیز اور خانی چیز کو بھی اپنے محبوب خلیفہ کے قدموں میں ڈال دیں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خلافت کی اہمیت کی طرف متعدد بار جماعت کو توجہ دلائی۔ ان بابرکت ارشادات میں سے صرف ایک پیشِ خدمت ہے:-

"تبلیغ اسلام کو ہمیشہ جاری رکھو اور نظام خلافت سے اپنے آپ کو پورے اخلاص کے ساتھ وابستہ رکھو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الوصیت میں تحریر فرمایا ہے کہ میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔"

اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی لکھا ہے کہ:-

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا"

سو تم قیامت تک خلافت کے ساتھ وابستہ رہو تاکہ قیامت تک خدا تعالیٰ کے تم پر بڑے بڑے فضل نازل ہوں۔

حضرت مسیح ناصری کا مسیح بہت بڑا تھا مگر عیسائیوں میں اب تک پوپ جو پطرس کا خلیفہ کہلاتا ہے چلا آ رہا ہے اور یورپ کی حکومتیں بھی اس سے ڈرتی ہیں۔ نپولین جیسا بادشاہ ایک دفعہ پوپ کے سامنے گیا اور وہ گاڑی میں بیٹھنے لگا تو اس وقت قاعدہ کے مطابق پوپ کو مقدم رکھنا ضروری تھا۔ مگر نپولین نے یہ ہوشیاری کی کہ وہ دوسری طرف سے اسی وقت اندر جا کر بیٹھ گیا جس وقت پوپ بیٹھا تھا اور اس طرح اس نے چاہا کہ وہ پوپ کے برابر ہو جائے۔ اگر عیسائیوں نے اپنی مُردہ خلافت کو اب تک جاری رکھا ہوا ہے تو آپ لوگ اپنی زندہ خلافت کو کیوں قیامت تک جاری نہیں رکھ سکتے"

(ماخوذ)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار ایک محکمانہ مقدمہ کی وجہ سے پریشان ہے احباب کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ اس مقدمہ سے باعزت مخلصی عطا کرے

خاکسار عبد الکریم۔ انگول ضلع ڈھینکانال اڑیسہ

۲۔ میرے ... نے B.Ed. کا امتحان دیا ہوا ہے۔ اچھے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار زیب النساء سلامت بازم کرنگ

قسطِ سوم

موازنۂ انجیل و قرآنِ کریم

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

اس ضمنی بات کے بیان کے بعد میں اصل موضوع کی طرف آتا ہوں۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ پادری صاحب موصوف کا خیال محض وہم ہے۔ رب کا قرآنی تصور اَبا و باپ کے انجیلی تصور سے کہیں بڑھ کر اور برتر ہے اور انجیلی تصور قرآنی تصور سے کمتر و گھٹیا ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ بہت سے نقائص خدا تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ گویا ہر دو پہلوؤں سے خدا تعالیٰ کے متعلق اَبا و باپ کا تصور رب کے تصور سے نہ صرف یہ کہ برابر نہیں بلکہ اس سے ادنیٰ ہے اور اس کے ذریعہ سے اس کی وہ شان ظاہر نہیں ہوتی جو رب کا لفظ ظاہر کرتا ہے۔

چونکہ پادری صاحب موصوف کو رب کے لفظ کا صحیح صحیح اور پورا پورا مفہوم و تصور معلوم نہیں اس لئے وہ اصل حقیقت تک پہنچنے سے قاصر رہے ہیں۔ اب ہم پادری صاحب موصوف کو رب کا اصلی اور پورا پورا مفہوم دکھا کر انجیلی و قرآنی تصور کا ٹھیک ٹھیک موازنہ کر کے اس حقیقت کا ثبوت پیش کرتے ہیں کہ قرآنی تصور انجیلی تصور سے فائق، افضل، اعلیٰ، اکمل و اوسع ہے اور انجیلی تصور اس کے مقابلہ میں ناقص تصور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے رب والے اعلیٰ تصور کو انجیل والے اسرائیلی مختص المقام والقوم والزمان تصور پر ترجیح دے کر اسے مقدم کیا ہے۔

واضح رہے کہ انجیل کی تعلیم کامل نہ تھی بلکہ عارضی و مختص القوم والزمان اور ناقص تھی کیونکہ وہ وقت کامل جامع اور عالمگیر تعلیم کا نہ تھا اور دماغ اس وقت تک اپنے نقطۂ عروج تک نہ پہنچا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے خود فرما دیا تھا کہ:-

"مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا"

(یوحنا باب ۱۶ نمبر ۱۲-۱۳)

حضرت مسیح علیہ السلام نے یہ نہ فرمایا تھا کہ میں خود ہی آ کر تم کو اس کامل تعلیم کی باتیں سکھلاؤں گا بلکہ یہ فرمایا تھا کہ آئندہ آنے والا نبی ہی آ کر وہ باتیں بتلائے گا۔

اس پیشگوئی کے مطابق اس روح حق یعنی حضرت بانیٔ اسلام علیہ السلام نے آ کر کامل جامع اور عالمگیر تعلیم پیش کر دی اور ان باتوں کو جو وقتی اور عارضی تھیں ترک کر دیا اور ناقص کو کامل کر دیا۔ ان میں سے ایک تصور اَبّا کا بھی ہے کہ آپؐ نے اس سے بڑھ کر تصورِ رب پیش کر کے اس نقص کو دور کر دیا۔

پادری صاحبان روح حق سے مراد روح القدس فرشتہ لے کر کہہ دیا کرتے ہیں کہ اس نے حضرت مسیح کے معاً بعد آ کر حواریوں کو ان باتوں کی تعلیم دے دی تھی اور اس میں کسی آئندہ آنے والے نبی کی طرف اشارہ نہ تھا۔ مگر وہ یہ نہیں سوچتے کہ اس قدر جلد بعد ان کو ان باتوں کی تعلیم دی جانی مقصود نہ تھی۔ بلکہ کچھ عرصہ بعد یہ تعلیم دی جانے والی تھی۔ اگر اس قدر جلد ضرورت ہوتی تو وہ خود ہی ان کو یہ تعلیم دے جاتے اور ایک عرصہ بعد تک اسے ملتوی نہ کرتے۔ التواء کی وجہ یہی تھی کہ دماغ ابھی اپنے پورے نقطۂ عروج تک نہ پہنچا تھا۔ اس ارتقاء کے بعد ہی ان کو کامل تعلیم دی جانی تھی نہ کہ معاً چند دنوں بعد ہی۔ تکمیلِ تعلیم کے لئے حضرت مسیح کے بعد کسی نبی کی ضرورت کا ذکر اور اس کے لئے پیشگوئیوں کا بیان ہم پھر کسی وقت بائیبل اور حضرت مسیح کے اپنے اقوال سے دکھائیں گے کیونکہ یہ الگ طویل مستقل مضمون ہے جس کی طرف بائیبل بالخصوص حضرت مسیح کے مکاشفہ کا باب ۱ و باب ۲ اور ۳ ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔

موازنہ لفظ اب و رب دکھلانے سے قبل ہم پادری صاحب موصوف کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ انہوں نے اَبا کے لفظ کے واسطہ سے جو قربانی و ایثار خدا تعالیٰ کی طرف کیا ہے یہ درست نہیں۔ خدا تعالیٰ کسی بھی قسم کی کوئی قربانی یا ایثار اپنی طرف سے کسی بندہ کے لئے کبھی بھی نہیں کرتا اس لئے یہ لفظ اس کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں۔ اس کے ذریعہ سے اس کی ذات میں نقص لازم آتا ہے۔ جو ہستی ایثار کر کے دوسرے کو فائدہ پہنچاتی ہے وہ اپنا کچھ نہ کچھ نقصان ضرور کرتی اور اپنے آپ پر دوسرے کو ترجیح دیتی اور اس کا کام سرانجام دیتی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ بات اچھے انسان میں تو بیشک پائی جا سکتی ہے مگر اسے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا درست نہیں۔ دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی خاطر خود تکلیف اٹھانا اپنے ساتھ ایک نقص رکھتا ہے جس سے خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔ یہ لفظ صرف انسان کے لئے ہی استعمال ہے نہ کہ خدا تعالیٰ کے لئے بھی۔

پس اگر خدا تعالیٰ … اَبا اور باپ کا لفظ استعمال کر کے اس کی طرف ایثار و قربانی منسوب کی جائے تو یہ اس کی طرف نقص منسوب کرنے کے مترادف ہے جسے پادری صاحب موصوف سمجھنے سے قاصر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنی ذات پر کسی کو کسی بات میں ترجیح نہیں دیتا نہ کوئی قربانی و ایثار کرتا ہے۔ ہاں وہ افادہ ضرور کرتا ہے۔ دوسرے کو فائدہ پہنچاتا ہے اس لئے اس کے لئے قربانی و ایثار کا لفظ استعمال کرنا درست نہیں۔ یہ بیشک درست ہے کہ وہ انسانوں کی حاجت براری کرتا ہے اور ان کی تکالیف کو رفع کرتا ہے۔ اس رنگ میں وہ اپنے بندوں سے بیشک محبت کرتا ہے مگر اس کا نام ایثار و قربانی نہیں۔

یہ بھی صحیح ہے کہ خدا تعالیٰ تلاشِ گنہگار اور طلب و تلاشِ عفو روا بھی کرتا ہے اس سے کسی کو بھی انکار نہیں۔ بیشک ماں باپ میں یہ صفات بہ نسبت دوسروں کے زیادہ پائی جاتی ہیں مگر پادری صاحب موصوف کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ماں میں یہ دونوں صفات باپ کی نسبت زیادہ جلوہ گر ہوتی ہیں۔ جو محبت بچے سے ماں کو ہوتی ہے وہ باپ کو نہیں ہو سکتی نہ ہوتی ہے۔ پھر ان کے بیان کردہ اصول کے مطابق تو چاہیئے تھا کہ خدا تعالیٰ کے اس روحانی و اخلاقی تعلق کو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام بجائے اَبا کے اُم (ماں) کے لفظ سے یاد کرتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا جس کے صاف یہ معنی ہیں کہ انہوں نے محبت کے کامل پہلو سے خدا کو یاد نہیں کیا بلکہ وہ ناقص پہلو ہی سے اسے پکارتے رہے۔

پادری صاحب موصوف کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کی طرف سے بیان کردہ محبت کی وجوہات و امور صرف اب۔ اَبا و باپ کے لفظ ہی سے ادا نہیں ہوتے بلکہ رب کے لفظ سے بھی ادا ہو سکتے ہیں اور ہوتے ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر ہوتے ہیں۔ رب انسان کی پیدائش کے ساتھ اس کی ہر قسم کی مذکورہ پرورش بھی کرتا ہے اور اس سے کامل محبت بھی اور حاجت روائی بھی کرتا ہے۔ اور افادہ بھی کرتا ہے۔ وہ تلاش گنہگار بھی کرتا ہے۔ رب کا لفظ ان جملہ تصورات کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے بلکہ یہ صفات و تصورات اب و اُم کے لفظ کے مقابلہ میں رب کے لفظ کے اندر بدرجہا زیادہ جلوہ گر ہیں۔ اب اور اُم سے زیادہ سے زیادہ اس سے محبت کرتے ہیں اور اس کی اور اس کے بھائی بہنوں کی پرورش کرتے ہیں اور ان کے لئے بہت ہی محدود سامان مہیا کرتے ہیں یا تھوڑی بہت کسی اور کی بھی کبھی کبھار مدد کرتے ہیں۔ مگر رب تو اس کی اور اس کے بہن بھائیوں اور اس کے سب رشتہ داروں اور اس کے تمام ساتھی بنی نوعِ انسان کی پیدائش سے بھی قبل تربیت کے ہر قسم کے وسیع سامان … مہیا فرماتا … اور کامل تربیت کرتا اور اسے کمال تک پہنچاتا ہے۔ اور نہ صرف اسی قدر بلکہ اس نے تمام کائنات عالم کو جس پر اس کی اور باقی سب مخلوق کی زندگی کا مدار ہے سب سے پہلے پیدا کر رکھا ہے۔ اور پھر اس کے ماں باپ کو اور اس کے سارے آباء و اجداد کو پیدا کر کے ان کی ہر قسم کی تربیت کر چکا ہے اور آگے نسلوں در نسلوں کی کرتا چلا جاتا ہے۔ بھلا یہ غیر معمولی اور غیر محدود ربوبیت دینی و دنیوی کا تصور اب یا اَبا یا باپ کے لفظ میں کہاں پایا جاتا ہے؟

قرآن کریم اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے یٰاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (بقرہ ۲۲-۲۳) کہ اے لوگو تم اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں بھی اور انہیں بھی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں پیدا کیا تاکہ تم ہر قسم کی آفات سے بچو۔ اسی رب ہی نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت کے طور پر بنایا ہے اور تمہاری حیات و راحت کے لئے سامان بنا دیا ہے۔ ایسے ہی اس نے بادلوں سے پانی اتارا ہے۔ اور پھر اسی پانی کے ذریعہ سے میووں کی قسم کا اعلیٰ رزق تمہارے لئے نکالا ہے۔ پس تم سمجھتے بوجھتے ہوئے اللہ کے ہمسر و برابر شریک نہ ٹھہراؤ۔

پھر فرمایا کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَکُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ (۲۹) هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (۳۱) .... فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ ھُدًی فَمَنْ تَبِعَ ھُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (۳۹)

اے لوگو! تم کس طرح اللہ کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے۔ پھر اس نے تمہیں جاندار بنایا۔ پھر ایک دن آئے گا کہ وہ تمہیں مارے گا۔ پھر تمہیں زندہ کرے گا جس کے بعد پھر تمہیں اس کی طرف لوٹایا جائے گا۔ وہی تو ہے جس نے پہلے ان تمام چیزوں کو جو زمین میں ہیں تمہارے فائدہ کے لئے پیدا کیا پھر وہ آسمانوں کی طرف متوجہ ہوا اور ان کو … بنایا اور ان کو سات آسمانوں کی صورت … اور وہ ہر ایک بات کی حقیقت کو خوب جانتا ہے۔

پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ انسان کی روحانی ربوبیت و ضرورت کے پورا کرنے کے لئے انبیاء کا سلسلہ جاری کرتے ہوئے اس کی ابتدائی کڑی آدم کے بھیجنے کا انتظام کیا اور ساتھ ہی ہم نے تمہیں کھول کر بتا دیا اور تم سے عہد لیا کہ آئندہ اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت دہندے آئیں تو ان کو بھی مان کر ان کی اتباع کرنا اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم پر نہ خوف ہوگا نہ غم ہوگا۔ غرضیکہ خدا تعالے نے رب ہونے کی حیثیت سے پیدائش کا سلسلہ جاری کیا اور کائنات عالم پیدا کر کے اس کی ربوبیت عامہ کا سامان کیا نہ صرف اس کے لئے بلکہ اس کے آباؤاجداد اور آئندہ نسل کے لئے بھی۔ اور نہ صرف دنیاوی تربیت کے لئے بلکہ روحانی ضرورت کے لئے بھی سامان پیدا کر دئے اور ماضی حال و مستقبل کے لئے وسیع ربوبیت کا اہتمام فرمایا۔ وہ اپنی ان دونوں قسم کی عالمگیر تربیت و ربوبیت کی وجہ سے انسان کا ایسا محسن ہے کہ اس جیسا محسن ماں باپ نہیں ہو سکتے۔ اس احسانِ عظیم کی وجہ سے اس کی محبت کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ اس کی اس نسبت کے سامنے ماں باپ کی محبت ہیچ ہے۔ اور اگر خدا کو صرف باپ کی حیثیت دی جائے تو اس کا احسان اور محبت زیادہ سے زیادہ ماں باپ کے احسان و محبت کے برابر قرار دی جا سکتی ہے نہ اس سے زیادہ۔ کیونکہ اس کے احسان کو زیادہ سے زیادہ باپ کے احسان کی طرح قرار دیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر اسے ربّ قرار دیا جائے تو پھر رب ہونے کی حیثیت سے اس کا احسان و محبت باپ سے کہیں بڑھ کر ظاہر ہے۔ جیسا کہ اوپر قرآن کریم کی آیات سے ظاہر ہے بلکہ سورۂ فاتحہ میں اس سارے مفہوم کو ربّ العلمین کے الفاظ میں لا کر بتا دیا ہے کہ اس کی ربوبیت کی کوئی انتہا نہیں۔ وہ دونوں قسم کی ربوبیت نہ صرف انسان کی بلکہ باقی تمام عالمین کی بھی کر رہا ہے۔ اس کی ربوبیت ہمیشہ سے جاری و ساری ہے اور ہمیشہ جاری و ساری رہے گی کبھی ختم نہ ہوگی نہ کبھی ماند پڑے گی۔

پھر اسی پر بس نہیں بلکہ رب کا لفظ ان جملہ تصورات کے علاوہ مزید کئی قسم کے تصورات اپنے اندر جمع رکھتا ہے جو اب کے لفظ میں نہیں آتے اور نہ آ سکتے ہیں۔

ربّ کے لفظ کے اندر تکمیلِ مدارج جسمانی وعلمی وغیرہ کے علاوہ تکمیلِ مدارج روحانی، دنیوی و اخروی بھی شامل ہیں۔ پھر ربّ کے لفظ کے اندر مالکیت کا مفہوم اور تصور بھی شامل ہے اور کامل دائمی تصرف بھی، جو نہ تو اب کے لفظ میں آتا ہے نہ اب کو یہ بات حاصل ہے۔ پس ربّ کے لفظ کو چھوڑ کر اب کا لفظ اختیار کرنے میں بڑی کمی رہ جاتی ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ مالک اپنی چیز کی حفاظت کرتا ہے اور اسے ضائع ہونے نہیں دیتا۔ اور حفاظت و نگرانی کا مفہوم اب و ابا میں شامل نہیں۔ ہاں لفظ ربّ میں بیشک شامل ہے۔ خدا تعالے کے دائمی و کامل تصرف اور نگرانی و حفاظت سے کوئی چیز باہر نہیں۔ مگر باپ کے تصرف سے کئی چیزیں نکل جاتی ہیں اور کئی چیزیں اس کے تصرف میں آتی ہی نہیں۔ اور نہ آ سکتی ہیں۔

علاوہ ازیں ملکیت کا مفہوم اب کے لفظ میں نہیں آتا مگر ربّ کے لفظ میں آ جاتا ہے وہ اس صفت کے تحت جو چاہے سلوک کرے اس کو اختیارِ کلی حاصل ہے۔ ابا کو یہ اختیار نہیں حاصل ہوتا۔ اور نہ باپ جو چاہے بیٹے سے سلوک کر سکتا ہے۔ کئی باتیں اس کی دسترس سے باہر ہوتی ہیں اور کئی ممنوع۔

علاوہ ازیں رب کے ساتھ علم و قدرت کاملہ بھی لازم ہے ورنہ اس کے بغیر وہ خلق و پرورش کے قابل نہیں ہو سکتا۔ پس ربّ کے لفظ میں علم و قدرت کاملہ کا مفہوم بھی شامل ہے مگر یہ مفہوم و تصور اب کے لفظ میں ملحوظ نہیں۔ پس خدا تعالے ہر قسم کی خلق و پیدائش کا علم رکھتا اور اس پر قادر ہے مگر ابا و باپ کو نہ تو اس کا علم ہوتا ہے اور نہ وہ اس پر قادر ہوتا ہے۔ ایسا ہی لفظ رب میں تقدیر یعنی اندازہ کا مفہوم بھی شامل ہے جو کہ اب کے لفظ میں شامل نہیں۔ جو ذات خلق کرتی ہے وہ ایک اندازہ کے بغیر خلق نہیں کر سکتی۔ خلق سے قبل مخلوق کا مناسب اندازہ ضروری ہے۔ باپ کو بچے کی پیدائش کا اندازہ حاصل نہیں۔ پس خدا تعالے کی ذات میں اب کے لفظ کے استعمال کرنے میں ان تصورات کی کمی رہ جاتی ہے۔ مگر ربّ کے لفظ کے استعمال کے ساتھ ان میں سے کسی تصور کی کمی نہیں رہتی۔

علاوہ ازیں خدا تعالے کے لئے اب یعنی باپ کے لفظ کے استعمال کرنے میں شرک و نقص کا تصور بھی لازم پڑا ہوا ہے۔ حقیقی و ندکے ساتھ اب کا محتاج ہونا بھی لازم آتا ہے۔ حالانکہ رب ہر قسم کے نقص کمزوری اور عیب سے پاک ہے مگر اب کے ساتھ گنہگاری، موت فوت اور ضعف و مرض کا تصور بھی چھپا ہوا ہے۔ ایسا ہی خاندان ماضی حال و مستقبل کے تصورات کے علاوہ خالق نہ ہونے، بیکاری اور غیر ازلی ابدی محدود الاوقات ہونے اور مخلوق ہونے نیز اپنی پیدائش اور مرکب و غیر بسیط ہونے کے تصورات اس کے علاوہ ہیں۔ غرضیکہ جو جو نقائص اب میں ہونے ممکن ہیں اب کے لفظ میں ان سب کا تصور خدا تعالے کے لئے لازم آتا ہے۔ جیسا کہ اگر مسیحی حضرات کا ابن اللہ صلیب پر لعنتی موت مرگیا تو ہم جنس ہونے کی وجہ سے اس کے باپ یعنی خدا تعالیٰ کا بھی مرنا ممکن ٹھہرتا ہے۔ اور بقول پادری عبد الحق و پادری برکت اللہ صاحب دونوں ایک ہی ہیں وہی باپ ہے اور وہی بیٹا ہے اس لئے صلیب پر دونوں ہی مر گئے تھے پھر نہ معلوم ان کو کس نے زندہ کر دیا۔

پس یہ بات بخوبی ثابت ہو گئی کہ خدا تعالیٰ کے لئے اب آبا اور باپ کے لفظ کا استعمال کرنا اس کی وہ شان ظاہر نہیں کرتا جو اس کے لئے رب کا لفظ ظاہر کرتا ہے۔ لفظ ربّ میں وہ تمام اچھی صفات بھی اعلےٰ شان کے ساتھ موجود ہیں جو لفظ اب میں پائی جاتی ہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر موجود ہیں۔ دوسرے لفظ رب میں وہ نقائص موجود نہیں جو لفظ اب میں پائے جاتے ہیں۔

پس اگر خدا تعالے معنوی رنگ میں ہمارا باپ ہے تو وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہمارا ربّ ہے۔ خدا تعالے کا تصور اس قدر بلند و بالا ہونا ضروری ہے جس قدر کہ خدا تعالیٰ انسان سے بلند و بالا ہے نہ کہ انسان کے برابر۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح کے بعد حضرت بانی اسلام علیہ السلام نے خدا تعالے کو اب کی بجائے ربّ کی حیثیت سے پیش فرمایا۔ آپ خدا تعالے کی محبت اور ربوبیت کی نہ صرف زبان سے ہی تعلیم دیتے تھے بلکہ اپنی زندگی کے عملی نمونہ سے ان پر خدا تعالے کی محبت اور ربوبیت بھی اس کے احسانات کے گہرے آثار و رموز کھولتے تھے تا ان کے دلوں میں بھی محبت و ربوبیت یعنی احسان کی صفات جلوہ گر ہوں۔ چنانچہ قرآن کریم کی ابتدائی آیات میں سے ایک آیت یہ ہے الحمد للہ ربّ العلمین کہ ہر قسم کی سچی کامل اور دائمی تعریف و خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو ربّ ہے اور تمام جہانوں و کائنات عالم کا پیدا کرنے والا، پالنے والا اور ترقی کی منازل میں سے درجہ بدرجہ گزار کر کمال اور ارتقاء تک پہنچانے والا اور ان کو پورے طور پر سنوارنے والا ہے

اور پھر سارے قرآن کریم میں اس کے اس غیر محدود حسن و احسان کو جا بجا واضح کیا گیا ہے اور انسان کے اس تعلق کو جو باپ کے تعلق سے بار بار بڑھ کر ہے اس کے سامنے پیش کر کے اسے اپنی محبت کی طرف کھینچا ہے اور ساتھ ہی فرمایا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کہ ان کو بتا دے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اس تعلیم و نمونہ کی اتباع کرو وہ تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔ نیز فرمایا فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِکَکُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا (البقرہ ۲۰۱) کہ جب تم حج کے ارکان و عبادات پورے کر چکو تو جس طرح تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو اسی طرح اللہ کو یاد کرو۔ بلکہ اس سے بڑھ کر دلبستگی کے ساتھ اسے یاد کرو۔ اس مذکورہ آیت میں کامل توحید کو پیش فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ جس طرح تم اپنے لئے ایک سے زیادہ باپوں کا نام سننا گوارا نہیں کرتے بلکہ اپنا ایک ہی باپ قرار دینے میں اپنی عزت سمجھتے ہو اسی طرح تم کو خدا تعالے کے معاملہ میں بھی باغیرت ہونا چاہیئے اور اس کے سوا کسی اور کو اپنا خدا قرار نہ دینا چاہیئے اور اگر کوئی ایسا کرے تو تمہارے اندر غیرت ہونی چاہیئے

(باقی)

تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالے کے عرش کو ہلا دیں۔ اور اپنی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔

اللہ تعالے نے ہمیں اپنے قرب میں آگے بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ ایک عظیم الشان موقع عطا فرمایا ہے اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالے کے ان بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر دو اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو کہ بیشک دنیا میں دنیاوی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں مگر محض خدا تعالے کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردے پر سوائے احمدیہ جماعت کے اور کوئی نہیں۔ وہ اس راہ میں قربانی کا ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی اور کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی

پس احباب جماعت تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواستہائے دعا:۔ میرے والد محترم ہارون رشید صاحب بھدرک کے پاؤں پر ایک لوہے کی کیل نے کا شا لیا ہے انجکشن لگ رہے ہیں احباب جماعت اور درویشان کرام دعائے صحت فرمائیں طیبہ خاتون بھدرک

میرے چھوٹے بھائی شاہ ناصر احمد بی اے فائنل کا امتحان دے رہے ہیں اور دوسرے بھائی شاہ محمود احمد نے میڈیکل کمپیٹیشن کا امتحان دیا ہے دونوں کی اعلیٰ کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے خاکسار طلعت جہاں برہ پورہ۔ بہار

بہوہ ضلع فتح پور یو پی میں احمدیت کی مخالفت کا زور

خدائی نصرت اور جماعت کی ترقی

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ احمدیہ

قارئین بدر کو یاد ہوگا کہ بہوہ ضلع فتحپور اُتر پردیش میں گزشتہ ماہ اکتوبر میں ایک نئی جماعت کا قیام ہوا تھا۔ جماعت کے قیام کے بعد فتح پور کے ملّاؤں اور احمدی احباب کے غیر احمدی رشتہ داروں کی طرف سے مخالفت کا سخت طوفان اُٹھا۔ جماعت بہوہ کی تبلیغی و تربیتی ضرورت کے پیشِ نظر نظارت دعوت و تبلیغ نے خاکسار کو بہوہ جانے کی ہدایت فرمائی۔

خاکسار مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۷۲ء کی شام کو کانپور پہنچا۔ وہاں اتفاق سے جناب مولانا بشیر احمد صاحب فاضل انچارج مبلغ اتر پردیش بھی قیام پذیر تھے اور موصوف اپنے پروگرام کے مطابق اگلے روز دہلی روانہ ہونے والے تھے لیکن خاکسار کی آمد پر بمشورہ جماعت احمدیہ کانپور انہوں نے دہلی جانے کا پروگرام ملتوی کر کے بہوہ جانے کا پروگرام طے کیا۔ چنانچہ اگلے دن یعنی ۱۵ اپریل کو صبح ہی ایک وفد مولانا موصوف کی قیادت میں بہوہ کے لئے روانہ ہوا۔ وفد میں خاکسار کے علاوہ حسب ذیل احباب بھی شریک تھے۔ مکرم انوار محمد صاحب راٹھ۔ مکرم شیخ محمد لطیف صاحب سیکرٹری امور عامہ کانپور مکرم محمد احمد صاحب سولیجہ سیکرٹری مال کانپور مکرم محمد اسماعیل صاحب اکبر پوری۔

جب یہ وفد بہوہ پہنچا تو وفد کو دیکھ کر مسرت اور خوشی کے آثار احمدی احباب کے چہروں پر ظاہر ہوئے اور انہوں نے بتایا کہ آپ لوگوں کا آج یہاں آنا خدا تعالیٰ کی نصرت کا نشان ہے۔ جس کی تفصیل انہوں نے یہ بتائی کہ فتح پور کے بعض علماء کے اُکسانے پر ہمارے بعض رشتہ داروں نے ہمیں ایک چٹھی لکھی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ

" مورخہ ۱۶ اپریل کو آپ لوگ اپنے علماء کو بلوالو۔ اس تاریخ کو مناظرہ ہوگا۔ اگر آپ لوگوں کے مولوی اس تاریخ پر نہ آئے تو آپ جھوٹے ثابت ہوں گے "

چنانچہ وہ چٹھی احباب نے مولانا بشیر احمد صاحب کو دکھائی چٹھی پڑھ کر ہم سب کو یقین ہوا کہ واقعی بہوہ میں آج ہماری آمد بہوہ کی جماعت کے لئے خدائی نصرت کا ایک بہت بڑا نشان ہے۔ بہوہ کے احباب نے بتایا کہ وقت کی تنگی کی وجہ سے ہم ابھی تک اس بارہ میں کوئی کارروائی بھی نہ کر سکے تھے اس کے بعد یہ طے پایا کہ رات کو بہوہ میں ایک پبلک جلسہ کیا جائے تا بہوہ کے ساکنین کو جماعت احمدیہ کے علماء کی آمد کا علم ہو جائے۔ اور غیر احمدی احباب بھی حسب وعدہ اپنے علماء کا انتظام کر سکیں۔ چنانچہ جلسہ کی منادی کرادی گئی۔ پروگرام کے مطابق رات کو جلسہ منعقد ہوا جس کو مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل، مکرم انوار محمد صاحب راٹھ اور خاکسار نے خطاب کیا۔ غیر مسلم احباب کافی تعداد میں شریک ہوئے لیکن مسلمان بھائیوں نے جلسے کا بائیکاٹ ہی کیا۔ جلسے میں مسلمان بھائیوں کو دعوت دی گئی کہ وہ ہمارے پاس آئیں اور ٹھنڈے دل سے اپنے شکوک کو رفع کریں اور اگر مناظرہ کے لئے شرائط طے ہو جائیں اور یہاں کے لوگ امن کی ذمہ داری لیں تو ہم مناظرہ کے لئے بھی تیار ہیں

وفد نے اس روز متعدد احباب سے ملاقاتیں بھی کیں اور بالخصوص وہاں کے رئیس جناب ٹھاکر شیو بال سنگھ صاحب ایڈووکیٹ سے کافی دیر تک تبلیغی گفتگو جاری رہی

اگلے روز یعنی ۱۶ اپریل کو صبح سے ہی ہم اس امر کے منتظر رہے کہ مسلمان بھائی مناظرہ کے سلسلہ میں آکر بات کریں گے لیکن کوئی صاحب نہ آئے۔ بالآخر قریباً دس بجے انوار محمد صاحب آف راٹھ بعض احمدی احباب کو ہمراہ لے کر فتح پور روانہ ہوئے کیونکہ جو چٹھی غیر احمدیوں کی طرف سے آئی تھی اس میں فتح پور کے نام کا بھی تذکرہ تھا۔ وہاں پہنچنے پر پتہ چلا کہ کسی عربی مدرسہ میں پبلک جلسہ کا انتظام ہے۔ اور اس جلسے کی وجہ سے علما بھی کافی تعداد میں آئے ہوئے ہیں اور پبلک بھی کافی پہنچی ہوئی ہے۔ یہ اجتماع چونکہ پہلے سے طے شدہ تھا اس لئے غالباً اسی اجتماع کی بناء پر احمدیوں کو مناظرے کا چیلنج دیا گیا تھا۔ وہاں اس غیر احمدی شخص کی تلاش کی گئی جس کی طرف سے یہ چٹھی اپنے بہوہ کے رشتہ داروں کو لکھی گئی تھی۔ اور مناظرہ کا چیلنج دیا گیا تھا۔ اس کے مل جانے پر اسے ہمراہ لے کر انوار محمد صاحب نے اس چٹھی کی روشنی میں کوشش کی کہ مناظرہ کا معاملہ طے ہو جائے لیکن کافی کوشش کے باوجود کامیابی نہ ہو سکی۔ بلکہ بعض علماء نے تو اپنے "اخلاقِ عالیہ" کا مظاہرہ بھی فرمایا

اتمامِ حجت کے بعد مکرم انوار محمد صاحب بہوہ واپس آگئے اور تمام حقیقت حال سے مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کو آگاہ کیا۔ دراصل غیر احمدیوں کو یہ یقین نہ تھا کہ احمدیوں کے علماء اتنے تنگ وقت میں معینہ تاریخ پر پہنچ جائیں گے اس لئے جب انہیں علم ہوا کہ احمدی علماء بہوہ پہنچ چکے ہیں تو وہ حیران و ششدر رہ گئے۔

پس اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرت کا خاص نشان ظاہر فرمایا جو جماعت کے احباب کے لئے ایمان کی زیادتی کا موجب ہوا۔ وفد تو اگلے روز کانپور روانہ ہو گیا اور خاکسار نے بہوہ میں قیام کر کے پوری محنت اور ہمت سے تبلیغی و تربیتی کام شروع کر دیا اور اللہ تعالیٰ اپنی نصرت سے نوازتا رہا۔ خاکسار کے دوران قیام میں بھی دو دفعہ غیر احمدیوں نے اپنے علماء کو مناظرہ کے لئے بلوایا لیکن دونوں بار ہی ابتدائی گفتگو کے بعد احمدیت کے دلائل کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ علماء فرار کی راہ اختیار کرتے رہے اور غیر احمدی احباب اپنے علماء کی خاموشی اور لاجواب ہونے پر کافی مایوس ہوئے۔ یہ علماء فتح پور اور الٰہ آباد اور اڑیسہ سے بلائے گئے تھے۔

اس عرصہ میں خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار مسلم و غیر مسلم احباب تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق دی۔ ایک کالج میں بہرے لیکچر کا انتظام کیا گیا جس میں قریباً ۱۵۰۰ طلبار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں بھی اسلام و احمدیت کی پُر حکمت و پر امن تعلیم نوا چھے رنگ میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک علاقہ کے غیر مسلم احباب تو اس امر سے کافی متاثر ہیں کہ احمدیوں کے دلائل کا شافی جواب غیر احمدی علماء کی طرف سے نہیں دیا جاتا نیز احمدیہ جماعت اسلام کی جو تعلیم پیش کرتی ہے وہ اس زمانہ کی ضروریات کے بالکل مطابق ہے

اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بارہ افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور جماعت کو اللہ تعالیٰ نے ترقی عطا فرمائی۔ یہ افراد بہوہ اور دھن سین پور سے تعلق رکھتے ہیں۔ دھن سین پور بہوہ سے اڑھائی میل کی دوری پر ایک گاؤں ہے۔ جماعت احمدیہ کانپور اور راٹھ نے بھی میرے ساتھ ہر ممکن تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

بالآخر یہ امر قابل ذکر ہے کہ بہوہ میں جماعت کے قیام کا اصلی موجب صوبہ اتر پردیش میں منعقد ہونے والی سالانہ کانفرنسیں ہوئی ہیں۔ بہوہ کے ابتداءً جماعت میں داخل ہونے والے دوست شاہجہانپور اور پھر راٹھ کی کانفرنسوں میں شریک ہوئے اور اچھا اثر لے کر گئے اس کے بعد ان دوستوں نے اپنے ہاں بھی جلسہ کروانے کی خواہش کی چنانچہ گزشتہ سال امروہہ کانفرنس کے بعد مبلغین کرام کا وفد جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی زیر ہدایت بہوہ پہنچا اور جماعت احمدیہ کانپور کے بھرپور تعاون سے وہاں نہایت ہی کامیاب جلسہ ہوا جس کے بعد تین احباب نے بیعت کی۔ اور اس طرح وہاں جماعت کا قیام ہوا۔ اس وجہ سے یو پی کی جماعتوں کے احباب بالخصوص جماعت احمدیہ کانپور کے احباب مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے انچارج مبلغ صاحب سے تعاون کر کے صوبائی کانفرنسوں کا سلسلہ جاری کیا۔ اللہ تعالیٰ یو پی کے احباب کو اس نیک کام کا یہ سلسلہ جاری رکھنے کی توفیق دے۔ احباب کرام اس علاقہ میں احمدیت کی ترقی کیلئے دعا کریں

احمدیہ صوبائی کانفرنس کشمیر

احباب جماعتہائے احمدیہ کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال کانفرنس مورخہ ۱۹، ۲۰ اگست بروز سنیچر و اتوار احاطہ مسجد احمدیہ سرینگر میں منعقد ہوگی۔ کانفرنس کے بعد لوکل اجلاسات ہوں گے۔ اس لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ کانفرنس اور لوکل اجلاسات کو کامیاب بنانے کے لئے آج سے ہی تیاریاں شروع کریں اور کثرت سے دعائیں بھی کرتے رہیں۔

یہ موسم اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیاحت کے لئے بھی بہت ہی موزوں ہے۔ ہزاروں سیاح اس موسم میں کشمیر آتے ہیں اس لئے بیرون کشمیر کے احباب کے لئے نادر موقع ہے کہ جلسے میں شرکت کے ساتھ ساتھ یہاں کے پُر فضا مقامات سے بھی لطف اندوز ہوں۔

خاکسار غلام نبی نیاز مبلغ سرینگر

درخواست دعا:- مکرم حکیم میر غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ باڑی پورہ کشمیر نے تحریر کیا ہے کہ معدہ کی تکلیف پھر عود کر آئی ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحت کیلئے درخواست دعا ہے ناظر بیت المال

وصیتیں

ضروری اعلان:۔۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر کسی بھی قسم کا کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو اطلاع دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۸۷۷ ۔ میں عبدالعلیم ولد عبدالرزاق قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۳ء ساکن شیموگہ ضلع شیموگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹-۳-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد بذریعہ ملازمت خانگی -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ میں اپنی اس موجودہ اور آئندہ جو بھی آمد یا جائداد ہو، کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد عبدالعلیم موصی۔ گواہ شد سید مدار ولد میر کلیم اللہ صاحب سکنہ شیموگہ۔ گواہ شد ایس کے اختر حسین صاحب ولد اختر محمود صاحب سکنہ شیموگہ مرچنٹ بی ایچ روڈ شیموگہ

وصیت نمبر ۱۳۸۴۲ ۔ میں کنیز فاطمہ زوجہ عبدالمجید صاحب ڈہرہ قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۶۲ء ساکن کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵-۵-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری جائداد صرف تین ہزار روپیہ حق مہر ہے جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد میرا جیب خرچ ہے جو میرے شوہر سے مجھے پچاس روپے ماہوار ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی اور اگر میں کوئی روپیہ یا ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط المرقوم ۱۵ ماہ اگست ۱۹۷۱ء

الامۃ نشان انگوٹھا کنیز فاطمہ گواہ شد عبدالمجید ڈہرہ احمدی خاوند موصیہ ۱۵-۵-۷۲۔ گواہ شد حکیم محمد دین عفی عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۱۵-۵-۷۲

وصیت نمبر ۱۳۸۷۰ ۔ میں فیروز الدین انور ولد محمد شمس الدین قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۵ نیو ٹینگرا روڈ کلکتہ ۴۶ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۶-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں -/۲۵۰ روپیہ ماہوار مشاہرہ ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا آئندہ اگر کوئی جائداد حاصل کر سکوں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو بروقت دوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت ۱/۱۰ کی حاوی ہو گی۔

العبد فیروز الدین انور بقلم خود ۱۵ نیو ٹینگرا روڈ کلکتہ ۴۶۔ گواہ شد سید کریم بخش امیر جماعت احمدیہ کلکتہ۔ گواہ شد محمد شمس الدین وصیت نمبر ۶۲۷۲ والد موصی کلکتہ ۱۲-۶-۷۲

وصیت نمبر ۱۳۸۷۱ ۔ میں ہاجرہ بیگم زوجہ فیروز الدین صاحب انور قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن نیو ٹینگرا روڈ کلکتہ ۴۶ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۶-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

آبائی مکان قیمتی -/۵۰۰۰ واقع محلہ نیا بازار جھیرہ صوبہ بہار جس میں سات بہنیں اور والدہ شامل ہیں اس طرح ۱/۸ حصہ میرا ہوتا ہے اپنے حصہ کے ۱/۱۰ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز خاوند سے جو اخراجات ذاتی کے لئے -/۲۰ روپیہ کی رقم ملتی ہے۔ نیز خاوند کے ذمہ دین مہر مبلغ -/۲۵۰۰ روپیہ اس کے ۱/۱۰ کی وصیت کرتی ہوں اور وعدہ کرتی ہوں کہ حسب توفیق قسط وار ادا کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ

حصہ مکان کی رقم -/۶۲۵ بحساب ۱/۱۰ = ۶۲-۵۰ } میزان ۳۱۲-۵۰
بذمہ خاوند دین مہر -/۲۵۰۰ " " = ۲۵۰-۰۰ }

الامۃ ہاجرہ بیگم بقلم خود ۱۲-۶-۷۲۔ گواہ شد فیروز الدین انور شوہر موصیہ ۱۵ نیو ٹینگرا روڈ کلکتہ ۴۶۔ گواہ شد محمد شمس الدین موصی ۶۲۷۲

وصیت نمبر ۱۳۸۷۳ ۔ میں شہلہ شمیم زوجہ فرید احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵-۲-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر مبلغ -/۷۰۰ روپے جو ابھی بذمہ خاوند ہے (۲) زیورات نقرئی چوڑیاں ۸ عدد چھلے ۲۰ عدد۔ پازیب بٹن کل وزنی بیس تولہ مالیتی -/۱۳۰ روپیہ۔ میں اس کل جائداد مبلغ -/۸۳۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے وقت جو بھی میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم میری کوئی کسی قسم کی آمد نہیں ہے

الامۃ شہلہ شمیم۔ گواہ شد فرید احمد خاوند موصیہ کارکن وقف جدید۔ گواہ شد قریشی محمد شفیع عابد موصی نمبر ۹۲۹۲ انسپکٹر تحریک جدید قادیان

وصیت نمبر ۱۳۸۶۴ ۔ میں نجم النساء زوجہ محمد اسماعیل صاحب درویش قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۶۵ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ مئی ۱۹۷۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے:۔ (۱) حق مہر مبلغ ۵۰۰ روپے بذمہ خاوند (۲) کانٹے سونا قیمتی ۲۰۰ روپے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے نہ آمد ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اقرار کرتی ہوں کہ اگر میری وفات کے وقت اس کے علاوہ اور کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی ۱/۱۰ کی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اپنی زندگی میں اس جائداد کا جس قدر حصہ ادا کروں اسے میری وصیت میں محسوب کیا جائے

الامۃ نشان انگوٹھا نجم النساء زوجہ محمد اسماعیل درویش قادیان۔ گواہ شد نشان انگوٹھا محمد اسماعیل درویش ۲۲-۵-۷۲ گواہ شد محمد حفیظ بقاپوری صدر موصیان قادیان ۲۲-۵-۷۲

وصیت نمبر ۱۳۸۶۵ ۔ میں جھلو بی بی بیوہ شیخ عمر صاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ساٹھ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڑاپلی ڈاکخانہ تگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴-۵-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔ ایک تولہ وزن کا ایک سونے کا ہار ہے جس کی قیمت ۲۳۰ روپے ہے۔ چاندی کی چوڑی ہے جس کا وزن ہے ۱۰ تولہ قیمت ۷۰ روپے۔ سونے کا کان پھول ہے جس کا وزن ہے بچھ چھینا قیمت ۷۰ روپے۔ حق مہر ۷۰۰ روپے کل مبلغ -/۱۰۷۰ روپے (ایک ہزار ستر روپے) میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا اس جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی

۳۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کر دوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہو گی

الامۃ نشان انگوٹھا جھلو بی بی۔ گواہ شد محمد صدیق سیکرٹری مال گواہ شد شیخ مطیع الرحمٰن پسر موصیہ

وصیت نمبر ۱۳۸۶۷ ۔ میں ظفر احمد ولد محمد حسین صاحب قوم ودھاون پیشہ تجارت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹-۴-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت تجارت سے اندازاً ۵۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور تا زیست اسے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں یا آمد میں اضافہ ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی

العبد ظفر احمد ۱۵۰ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ گواہ شد عبدالمجید احمدی ڈہرہ بولائی دت سٹریٹ کلکتہ ۱ گواہ شد ملک صلاح الدین معرفت نیو انڈیا ربڑ ورکس کلکتہ ۹-۴-۷۲

وصیت نمبر ۱۳۸۶۸ ۔ میں طاہر احمد بانی ولد ظہور احمد صاحب بانی قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۴-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس وقت تحصیل علم کرتا ہوں اور والد صاحب کی طرف سے -/۲۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں آئندہ جب ملازمت یا تجارت کروں گا اور اس سے جو آمدن ہو گی اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ میں جو جائداد پیدا کروں گا اور بوقت وفات جو جائداد ہو گی اس پر بھی یہ وصیت

حادی ہوگی اور اس کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد طاہر احمد بانی۔ گواہ شد منظہر احمد بانی ۲۔ خیر بخش ایونیو کلکتہ ۱۳۔ گواہ شد محمود احمد بانی۔ ۲۔ خیر بخش ایونیو کلکتہ ۱۳۔

وصیت نمبر ۱۳۸۶۹ ۔ مَیں مسعود احمد دہرہ ولد مکرم حاجی محمد ابراہیم صاحب قوم دہرہ پیشہ تجارت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۱۲/۴/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میں تجارت کرتا ہوں جس سے مجھے ۴۰۰/- روپے ماہوار اندازاً آمد ہوتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ آمدنی میں کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا۔ اگر میں کوئی جائداد پیدا کر دوں تو اس کی اطلاع بھی دفتر بہشتی مقبرہ کو کر دونگا۔ اور وفات کے وقت میری جتنی جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد: Masood Ahmad, Azad Trading Corporation Calcutta, C/o 205 Newpark St. Calcutta -17

گواہ شد: محمد نور عالم۔ گواہ شد: منیر احمد بانی ۱۶ مینگولین۔ کلکتہ ۱۔

وصیت نمبر ۱۳۸۷۰ ۔ مَیں صابرہ خاتون زوجہ غلام حیدر خان احمدی قوم پٹھان پیشہ خانہ داری۔ عمر ۳۵ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۷۰ء ساکن کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا زر مہر ۱۰۱/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اور زیورات ۱۵۰۰/- روپے کے ہیں۔ مَیں ان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر مَیں اپنی زندگی میں حصہ جائداد میں سے کوئی رقم ادا کر دوں تو وہ اس حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر مَیں کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کر دوں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامستہ صابرہ۔ گواہ شد غلام حیدر خان خاوند موصیہ۔

گواہ شد، محمد شمس الدین ۱۵ بیوٹینگرا روڈ کلکتہ ۴۶۔

گساؤ نے رکھا۔

... سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے مکرم منیر احمد صاحب عارف کی معیت میں مارو کاتقریباً تمام جماعتوں کا دورہ بھی کیا اور اس طرح احباب سے تعارف اور مقامی مسائل سے آگاہی ہوئی۔ واپسی پر منا میں جماعت کو مسجد بنانے کی تحریک کی گئی۔ چنانچہ خدا تعالے کے فضل سے اس کے لئے جگہ حاصل کر لی گئی ہے۔ اور جلد تعمیر کا کام شروع کیا جا رہا ہے۔

ہفتہ وار تبلیغ کا پروگرام و دورہ جات

لیگوس میں ہفتہ وار بعد نماز عشاء متعدد مسائل پر تقاریر ہوتی ہیں۔ اور بعد میں سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ یہ پروگرام تبلیغ کے لئے نہایت ہی عمدہ ہے اس کے علاوہ خاکسار نے لیگوس کے متعدد حلقہ جات کا دورہ کیا جن میں جماعتوں کو تعلیمی و تربیتی مسائل سے آگاہ کرنے کے علاوہ ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ دورہ جات میں عزیزم مکرم مجید احمد صاحب سیالکوٹی اور کیپٹن ڈاکٹر عمر الدین صاحب سدھو بھی شامل رہے۔ دوروں کا یہ پروگرام کئی لحاظ سے بہت ہی شاندار ثابت ہوا اور جماعتی تبلیغ اور استحکام اور نصرت جہاں فنڈ کے وعدوں اور ان کی وصولی میں بہت مد ثابت ہوا۔

اباداں میں مسجد کا تحفہ

اس عرصہ میں مکرم ڈاکٹر عمر الدین صاحب، مکرم ڈاکٹر عزیز احمد صاحب چوہدری اور مکرم مولوی روشن دین صاحب کے ہمراہ اباداں جماعت کا دورہ کیا گیا۔ اور دیگر جماعتی مصروفیات کے علاوہ ایک اہم تقریب ایک غیر از جماعت عورت کی طرف سے جماعت کو ایک پختہ اور نہایت شاندار مسجد پیش کرنے کے سلسلہ میں تھی۔ اس موقعہ پر ایک جلسہ بھی ہوا۔

خدام الاحمدیہ کی تنظیم

نائیجیریا میں خدام الاحمدیہ کی تنظیم کو مؤثر طور پر قائم کرنے کے لئے خدام الاحمدیہ کی کانسٹی ٹیوشن کی اشاعت کا انتظام کیا گیا۔ اور بڑی بڑی جماعتوں میں انتخابات منعقد کئے گئے۔ تاکہ ایسے عہدیداران منتخب ہوں جو اس تنظیم کو بہتر رنگ میں چلا سکیں۔ اس سال اباداں میں سالانہ اجتماع کا انعقاد بھی ہوگا

متفرق امور

مقامی طور پر مرکز میں جن خطوط کے جوابات گزشتہ تین ماہ میں دیئے گئے، ان کی تعداد تقریباً ایک ہزار بنتی ہے۔ اس کے علاوہ دفتری اوقات میں احباب جماعت اور غیر از جماعت کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ اور اس طرح تبلیغ و تربیت کا کام جاری رہتا ہے۔ مشن ہاؤس کو مزین کیا گیا ہے مشن ہاؤس اور مسجد میں بڑے بڑے نئے اور عمدہ بورڈ لکھ کر لٹکائے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعت کی جائداد میں اضافہ ہوا ہے۔ کئی مشنوں میں جماعت کو زمین کے قطعات پیش کئے جا رہے ہیں، ان کو جماعت کے نام رجسٹرڈ کروانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اسی طرح نصرت جہاں کے تحت تعلیمی اور طبی اداروں کو ان کے متعدد مسائل کے حل کرنے میں مدد دی گئی۔ اور حضور خلیفۂ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ اور نیز مجلس نصرت جہاں کو باقاعدہ ان کے متعلق باخبر رکھا جاتا رہا۔

احباب دعا فرمائیں کہ جماعت کی ترقی اور وسعت کے پہلے سے بڑھ کر سامان پیدا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فرائض منصبی کو کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اَللّٰھُمَّ آمین۔

نائیجیریا میں تبلیغ اسلام — بقیہ صفحہ اوّل

ان کلینک کے قیام کی وجہ سے اس علاقہ کے قریبی علاقوں میں ہیلتھ سینٹرز کے قیام کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

سرکٹ چیئرمین کی میٹنگ

جماعت احمدیہ نائیجیریا کی مختلف جماعتوں کا جائزہ لینے اور ان کو ترقی دینے اور ان میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے سرکٹ چیئرمینز کی میٹنگ بلانے کا پروگرام وضع کیا گیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سب سے پہلے لیگوس سرکٹ کے چیئرمینز کی میٹنگ بلائی گئی۔ اس موقع پر خاکسار نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ۔ سکولز۔ کلینک۔ اور تبلیغ کو تیز کرنے کے لئے دیگر ذرائع تفصیل سے بیان کئے نیز چندوں کی باقاعدہ وصولی کے طریق کار سے ان کو آگاہ کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ میٹنگ بڑی کامیاب رہی۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ احباب میں اصلاح و ارشاد کے کام کے علاوہ مالی قربانی کا جذبہ پیدا ہوا۔

ہفتہ وار اخبار ٹروتھ

جماعت احمدیہ نائیجیریا کو یہ خصوصی فخر حاصل ہے کہ وہ گزشتہ تقریباً پچیس برس سے اپنا ایک اخبار ٹروتھ ہفتہ وار نکال رہی ہے جو درحقیقت تمام مسلمانوں کا واحد آرگن ہے۔ اس عرصہ میں یہ اخبار نہایت باقاعدگی سے نکالا جاتا رہا ہے۔ اس کو مزید دلچسپ بنانے کے لئے دو خصوصی نئے مستقل فیچر شروع کئے گئے ہیں۔ ایک تو خطبہ جمعہ کے عنوان سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خطبہ یا اس کا خلاصہ شائع کیا جاتا رہا ہے۔ دوسرے عیسائیت کے متعلق کوئی نہ کوئی مضمون شائع کیا جاتا رہا ہے۔

خطبات جمعہ کی براڈ کاسٹنگ

نائیجیریا براڈ کاسٹنگ کارپوریشن ہر مہینہ میں ایک دفعہ فضل عمر احمدیہ سنٹرل مسجد سے خطبہ جمعہ ریڈیو سے نشر کرتی ہے۔ اس عرصہ میں تین خطبات نشر ہوئے جن میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و مرتبت اور قرآن کریم کی عظمت کو بیان کیا گیا۔ اس پروگرام کے ذریعہ جماعت تمام نائیجیریا میں معروف ہے اور علمی طبقوں میں ہمارے خطبات بہت پسند کئے جاتے ہیں۔

گساؤ سکول کا سنگ بنیاد اور اسکی تقریب

نارتھ ویسٹرن سٹیٹ میں گساؤ کے مقام پر فضل عمر احمدیہ سیکنڈری سکول کی مستقل عمارت کا کام حضور کے ارشاد کے مطابق شروع ہو چکا ہے چنانچہ اس سلسلہ میں سنگ بنیاد کی تقریب ۲۱ مارچ کو منعقد ہوئی جس میں خاکسار نے شرکت کی۔ سنگ بنیاد سٹیٹ کے ایجوکیشنل کمشنر حاجی ابراہیم

اعلانِ نکاح

مورخہ ۴ ظہور (اگست) ۱۳۵۱ ہش کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت مولانا عبد الرحمان صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے عزیزہ نجمہ پروین بنت مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائداد کے نکاح کا اعلان دس ہزار (۱۰۰۰۰/-) روپیہ حق مہر پر ہمراہ عزیزم محمد حنیف صاحب پسر مکرم حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری حال ساکن قادیان کیا۔ حضرت مولوی صاحب نے خطبۂ نکاح میں میاں بیوی کے حقوق اور فرائض پر روشنی ڈالی۔ اور مفید نصائح فرمائیں۔ اور ایجاب و قبول کے بعد رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

عزیزم محمد حنیف صاحب کئی سالوں سے لنڈن میں رہائش رکھتے ہیں اور آج کل قادیان میں اپنے والدین سے ملنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرماویں۔ (ایڈیٹر بہشتاں)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ دراز سے علیل چلی آ رہی ہیں۔ بہت علاج و معالجہ کے بعد بھی خاص افاقہ نہیں ہو رہا۔ اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ لہذا بزرگان سلسلہ سے ان کی شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درد مندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ خاکسار: عبد اللطیف سنوری قادیان۔

موجودہ مالی سال کی سہ ماہی اوّل گزر چکی ہے

متعدد جماعتیں ایسی ہیں جن کے ذمہ لازمی چندہ جات کی کثیر رقم بقایا چلی آ رہی ہے۔ جملہ ایسی جماعتوں کو نظارت ہذا کی طرف سے بقایا چندہ جات کی اطلاع بھجوائی جا چکی ہے۔ اس لئے بقایا چندہ کی طرف جملہ عہدیداران جلد توجہ فرمائیں۔

مقامی عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ چندہ کی ادائیگی میں خود بھی اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ اور بقایا داروں کو بھی سمجھائیں کہ وہ خدا تعالےٰ کی رحمت کے حصول کے لئے چندہ میں باقاعدگی اختیار کریں۔ اور بقایا کو جلد ادا کریں۔ اگر وہ اپنی آمدنی سے خدا تعالیٰ کا حصہ پہلے سے نکال لیں گے۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ اُن کے بقیہ اموال میں برکت ڈال دے گا۔

جملہ مبلّغین کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں احباب جماعت کو مالی قربانیوں کی ضرورت اور اہمیت سے پُوری طرح آگاہ کریں۔ اور قربانی کے معیار کو بلند کرنے اور سو فیصدی ادائیگی کے ساتھ فرض شناسی کا ثبوت پیش کرنے کی تلقین کریں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ پائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

منظوری ممبران مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳۵۱ ہش (۱۹۷۲ء) کے لئے مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان کے ذیل کے عہدیداران و ممبران کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

(۱) خاکسار مرزا وسیم احمد　　انچارج وقف جدید۔
(۲) مکرم حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب فاضل　　ممبر
(۳) 〃 ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔　　〃
(۴) 〃 سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب۔　　〃
(۵) 〃 سید اختر احمد صاحب اورینوی　　〃
(۶) 〃 شیخ عبدالحمید صاحب عاجز　　〃

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

الوداعی تقریب

مکرم جناب علی کٹی صاحب معلّم وقف جدید کا کوڈیا تھور سے پینگاڈی تبادلہ ہونے پر جماعت احمدیہ کوڈیا تھور کی طرف سے ایک الوداعی تقریب عمل میں لائی گئی۔ صدارت کے فرائض مکرم اے۔ ایم اُٹین صاحب نے انجام دیئے۔ کے۔ ٹی سلیم اور ایم رفیق صاحب نے تلاوت کی۔ اس کے بعد مکرم عبدالرحمان صاحب مکرم پی۔ پی عبدالرحیم صاحب۔ مکرم ایم محمود صاحب اور مکرم پی۔ پی محمد صاحب نے تقاریر کیں۔ جن میں مولوی صاحب موصوف کی خدمات کو سراہا گیا۔ آخر میں حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ اور بعد دُعا یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

خاکسار: کے۔ ٹی حسین
سیکرٹری جماعت احمدیہ کوڈیا تھور۔

سیکرٹریان اُمورِ عامّہ توجہ فرمائیں

ایک عرصہ سے دفتر نظارت ہذا میں جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی طرف سے سیکرٹریان اُمور عامّہ کی ماہانہ کارگزاری کے متعلق بہت کم رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں۔ اور اس وجہ سے اکثر جماعتوں کے تنظیمی۔ اقتصادی۔ اور معاشرتی حالات کا نظارت ہذا کو کوئی علم حاصل نہیں ہو رہا۔ جبکہ ان حالات کا نظارت ہذا کے علم میں مستحضر رہنا ضروری ہے۔

اب تمام صدر صاحبان جماعت احمدیہ کے ذریعہ بارہ بارہ عدد فارم رپورٹ ماہانہ مع فارم فرائض سیکرٹریان اُمور عامّہ اور فارم کوائف رشتہ ناطہ بھجوائے جا رہے ہیں (جس جماعت میں یہ فارم نہ پہنچیں وہ بذریعہ کارڈ اطلاع دے کر دوبارہ منگوا سکتی ہے)۔ صدر صاحبان کا فرض ہے کہ جس جس جماعت میں باضابطہ طور پر سیکرٹری اُمور عامّہ کی آسامی کا انتخاب ہو چکا ہے، سیکرٹریانِ اُمور عامّہ سے ہر ماہ باقاعدہ اپنی تصدیق کے ساتھ ماہانہ رپورٹیں بھجوانے کا انتظام فرما دیں۔ اور جس جماعت میں اس عہدہ پر کوئی دوست منتخب نہیں ہُوا وہاں صدر صاحبان خود کسی موزوں دوست کے تعاون سے رپورٹیں بھجوایا کریں۔ نیز کوائف رشتہ ناطہ اوّلین فرصت میں مرتّب کرکے بھجوائے جانے ضروری ہیں۔ امید ہے کہ احباب کماحقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ انہیں زیادہ سے زیادہ توفیق اور سعادت عطا فرمائے آمین۔

ناظر اُمور عامّہ قادیان

ضرورت کوائف رشتہ و ناطہ

تمام جماعتوں کے صدر صاحبان اور اُن افراد کی خدمت میں بھی جن کا کسی جماعت کی بجائے براہِ راست مرکز کے ساتھ تعلق ہے فارم کوائفِ رشتہ ناطہ نظارت ہذا کی طرف سے بھجوائے جا رہے ہیں۔ آج کل احباب جماعت کو اپنے بچّوں کے رشتے طے کرنے کرانے میں بہت سی دقتیں اور پریشانیاں لاحق ہیں۔ جن کا حل سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ تمام احباب انفرادی یا جماعتی طور پر قابلِ شادی اناث و ذکور کے کوائف مرکز کو بہم پہنچائیں۔ جنہیں ریکارڈ کرکے نظارت ہذا انشاء اللہ پوری توجہ اور تندہی سے مناسب کارروائی عمل میں لائے گی۔ امید ہے کہ احباب نظارت ہذا سے ساتھ کماحقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجُور ہوں گے۔

جس جماعت یا دوست کو فارم کوائف رشتہ ناطہ نہ مل سکے وہ دفتر سے دوبارہ طلب کر سکتے ہیں۔

ناظر اُمور عامّہ قادیان

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت احمدیہ کیندرہ پاڑہ

جماعت احمدیہ کیندرہ پاڑہ کے مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم مئی ۱۹۷۱ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء تک تین سال کے لئے منظوری دی گئی ہے۔

ناظر اعلےٰ قادیان

(۱)۔ صدر　　مکرم شیخ قطب الدین صاحب
(۲)۔ نائب صدر　　مکرم شیخ غلام ابراہیم صاحب

کیا آپ نے کبھی خیال فرمایا ہے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکا تو وہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پیٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے، ہمارے ہاں ہر قسم کے پُرزے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ: "Autocentre"　　فون نمبرز: 23-1652، 23-5222

درخواست دُعا: خاکسار کے خسر محترم بابو عبدالرزاق صاحب آف گونڈہ ایک لمبے عرصے سے بعارضہ فالج فریش ہیں صحت و سلامتی کیلئے جملہ احباب سے درخواست دُعا ہے۔ خاکسار بشیر احمد طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان